



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْفَصْلُ الْبَدِیْعُ الَّذِیْ یُؤْتِی الْوَحْیَ لِمَنْ یَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ
عَسَىٰ اَنْ یَّیْتِیَنَّكَ مِنْ قَدَمِ الْمَقَامِ الْمَشْرِیْقِ

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اشجار
فی پرچہ اول
قادیان

۸۳۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْفَصْلُ الْبَدِیْعُ الَّذِیْ یُؤْتِی الْوَحْیَ لِمَنْ یَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ
عَسَىٰ اَنْ یَّیْتِیَنَّكَ مِنْ قَدَمِ الْمَقَامِ الْمَشْرِیْقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْفَصْلُ الْبَدِیْعُ الَّذِیْ یُؤْتِی الْوَحْیَ لِمَنْ یَشَاءُ مِنْ رُسُلِهِ
عَسَىٰ اَنْ یَّیْتِیَنَّكَ مِنْ قَدَمِ الْمَقَامِ الْمَشْرِیْقِ

جلد ۱۲
۹۱
مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۲۶ء
یوم جمعہ
مطابق ۷ اردیقعدہ ۱۳۴۵ھ

فساد الالباب کے مطلوبین کی امداد جماعت احمدیہ کی طرف سے

مکرمی ایڈیٹر صاحب، لفضل۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے ۸ مئی کی شام کو فسادات لاہور پر تبصرہ کے عنوان سے جو مضمون لکھا۔ اور جس کی کتابت ان کے ۲۰ بجے ختم ہوئی۔ ۹ مئی کو مجھے کاپی دیکر روانہ کیا گیا کہ پھر لاہور پہنچوں۔ چند بجے ۹ مئی کی شام کو لاہور پورٹر لیکر نکل گیا اور اسی شام کو پورٹر شہر کے مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔ اور چپاں بھی ہو گیا۔

حضرت اقدس کے اس پورٹر کی تقلید کرتے ہوئے دوسرے دن ہندو اور سکھ صاحبان نے بھی پورٹر لگوائے۔ اور کل ۱۳ مئی کو مسلم تبلیغ کیٹیج کی طرف سے بھی ایک پورٹر شائع کرایا گیا۔ ان پورٹروں کا شہر میں بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ اور لوگوں کی مشتعل طبعیت نے لے

المہینہ

حضرت خلیفۃ المسیح تالیف ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل و کرم سے ایسی ہے۔ حضور روحانہ درس قرآن کریم دیتے ہیں۔

دیانتداریت گھنٹوں جیسا کہ زیر ہاتھام روزانہ رات کو تبلیغی جلسے ہو رہے ہیں۔ محلہ دارالافتاء میں جناب میر تقی علی صاحب کے علاوہ ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب کا گوشت خوری پر۔ ہماشہ محمد عمر صاحب کا ویدول کی تعلیم پر۔ اور جناب حافظ روشن علی صاحب کا کلمہ تو حید پر لیکچر ہوا۔ اب محلہ دارالافتاء میں لیکچر ہونگے۔ جناب مولوی فضل الدین صاحب کیل بھی فسادات لاہور کے مطلوبین کی امداد کے لئے لاہور بھیجے گئے ہیں۔

فہرست مضامین

۱۔ فسادات لاہور کے مطلوبین کی امداد ص ۱
۲۔ لاہور آباد سندھ میں اسلام کے متعلق لیکچر ص ۱
۳۔ لاہور کے متعلق ہندوؤں اور کھوں کا فوٹو سٹاک ویو ص ۱
۴۔ قادیانی کا نیا پلندہ ص ۱
۵۔ شہریت اور رواج۔ ہمارا بھرت پوری کی سوزی کی خبر ص ۱
۶۔ اخبارتہ اور اشاعت اسلام ساز میں آریوں کی ناکامی ص ۱
۷۔ شرعی کاموں کی ص ۱
۸۔ طلبہ جو درخشاں اسلام کے مقایم میں تمام مسلمانوں کو متحد ہونے کی تحریک ص ۱
۹۔ امریکہ میں تبلیغ اسلام ص ۱
۱۰۔ چرمی ٹیوٹورسین صاحب کا انتقال ص ۱
۱۱۔ حضرت خلیفۃ تالیفی کی دعا سے سترائے پیمانی سے نکلی ص ۱
۱۲۔ مسلمانان بین پوری کا جلسہ ص ۱
۱۳۔ اعلان دستہ ہزارت۔ خبریں ص ۱

انجمن اہل حق

آگے پیچھے پہنچے۔ ہر حال ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد مناسب کارروائی کی جا رہی ہے۔ دو اور مسلمان ڈاکٹر جناب ڈاکٹر نور محمد صاحب احمدی ڈاکٹر محمد جبار الحق صاحب نے ہاسپٹل میں جا کر زخمیوں کو روزانہ دیکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور یہ صاحبان انشاء اللہ تقاضے ضروری حالات کی رپورٹ سلم ریلیف کمیٹی کو پہنچائیں گے۔

حاکمہ ذوالفقار علی خان مفتی محمد صادق - فضل الدین

انجمن اہل حق کا وفد خلافت ریلیف کمیٹی میں

انجمن اہل حق قادیان کا وفد جس میں خان ذوالفقار علی خان و مفتی محمد صادق صاحب اور چند بزرگ شامل تھے۔ آج شام کے سات بجے خلافت ریلیف کمیٹی میں آیا۔ اور ارکان و فدوی خیر الرحمن غازی سے ملے۔ اور انہوں نے اپنی جماعت کی طرف سے خلافت ریلیف کمیٹی کو ہر طرح کی امداد کا یقین دلایا اور خلافت ریلیف کمیٹی کے کام سے کام لے رہی ہے۔ اس کی توجیہات میں مطلع کیا گیا کہ پروردگار نے اہل حق کو ایسا کام کیلئے آباد کیا ہے اور ان کی ریسرچ خلافت ریلیف کمیٹی (زمیندار ۱۳ مئی)۔

جید آباد سندھ میں اسلام کے متعلق لیکچر انجمن نصرت الاسلام کا قابل تعریف انتظام

جناب گلبار خان صاحب سکریٹری انجمن نصرت الاسلام جید آباد سندھ بڑے عمدہ طور پر مطلع فرماتے ہیں۔

جید آباد سندھ ۱۶ مئی۔ انجمن نصرت الاسلام جید آباد سندھ کے زیر اہتمام اسلام کے متعلق مولوی عبد الرحیم صاحب نیر سابق مشنری آف مغربی افریقہ ولنڈن کے ہوم سٹڈنٹ اور بسنت ہاؤس میں لیکچر کرائے گئے۔ حاضرین تعلیم یافتہ اور بااثر مسلم اصحاب پر مشتمل تھے۔ جنہوں نے بڑی توجہ سے لیکچر کو سنا۔ اور خوشنودی ظاہر کی۔ لیکچر میں یہ مشورہ دیتے ہوئے کہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کی عزت کرنی چاہیے۔ سب قوموں سے اتحاد کی اپیل کی گئی۔ مولوی صاحب موصوف نے بیان کیا۔ جنگلی جانوروں اور زہریلے سانپوں سے تو صلح ممکن ہے۔ مگر ان لوگوں سے صلح ناممکن ہے جو ہمارے مقدس رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے اور دیکھنا بھولنے کی باتیں لکھنے میں ایسا ہی ڈاکٹر مونی کے ایسے لوگوں سے صلح کی متعلق کیا کرتے ہوئے بتلایا۔ کاسافی اصولوں کے مطابق ہی عمل کر کے صلح قائم ہو سکتی ہے۔ جو یورپ اور مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کیلئے نیشنل ڈیویژن قائم کیا گیا ہے۔ ہم تو دل سے قابل صلح کا شکر ادا کرتے ہیں۔

میں کا باعث ہوئے۔ حضور کی طرف سے جناب ذوالفقار علی خان صاحب جناب مفتی محمد صادق صاحب قیام امن، خدمت، بیگ اور امداد منگولین کی غرض سے پہلے سے لاہور مقیم تھے۔ جن کے لئے حضور نے ارٹھی کو خالص احکام اور ضروری ہدایات دیکر بھیجے روانہ فرمایا۔ حضرت کی ان ہدایات کے ماتحت آج صبح سے کام امداد منگولین اور قیام امن کی کوششوں کا جاری ہے۔ اور خدا کے فضل سے بہت موثر طریق سے کام کیا جا رہا ہے۔ ایسے وقت میں یہ بیگ اور حکومت دونوں کی منتظر خدمت ہے۔ حضرت اقدس کی ہدایات کے ماتحت انفرمیشن بورڈ مسجد احمدیہ میں قائم کیا گیا ہے۔ جس میں کام کرنے کے لئے مقامی دوستوں نے اپنا قیمتی وقت دیکر بہت خدمت کی ہے۔ چنانچہ صبح کے ۶ بجے سے شام کے ۹ بجے تک برابر شہر کے مختلف حصوں سے مصیبت زدگان کی اطلاعات اور رپورٹیں آ رہی ہیں۔ جن میں سے بعض کی فوری ممکن امداد کی جاتی ہے۔ ضروری اور قابل دریاقت امور معلوم کر کے بتائے جاتے ہیں۔ اور حکام متعلقہ ہی بڑی فراخ دلی اور خوشی سے توجیہ فرماتے ہیں۔ اور معلومات کے حصول میں سہولت ہم پہنچاتے ہیں۔

خان صاحب ذوالفقار علی خان صاحب آج صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک برابر ۱/۲ گھنٹہ گھنٹہ کھڑے کام کرتے رہے۔ اور مسلمانوں کی یہ مثال خدمات سر انجام دیتے رہے۔ جس کی تفصیل اخبارات میں اشاعت کی غرض سے بھیج دی گئی ہے۔ حضرت مفتی صاحب صبح ۹ بجے سے ۱۰ بجے تک مسجد احمدیہ میں تھے۔ اور مصیبت زدگان جو اطلاعات لیکر آتے تھے۔ ان کی دلجوئی اور نسکیں اپنی قیمت آہر گفتگو اور مناسب نصائح سے فرماتے رہے۔ آج دو بجے بعد دوپہر قادیان سے چودھری فضل الدین صاحب نے ایک لیکچر لکھے ہیں۔ جو مقامات میں مبتلا لوگوں کی قانونی امداد کرینگے حضرت اقدس کا خطبہ جمعہ ۶ مئی جماعت لاہور نے ایک خوبصورت ۱۶ صفحات کے ٹریکٹ کی صورت میں پانچ ہزار کی تعداد میں زیر عنوان فسادات لاہور اور ان کا علاج شائع کرنا تجویز کیا ہے۔ امید ہے کہ ۱۶ مئی تک شائع ہو جائیگا۔

(عبدالرحمن قادیانی) ۱۳ مئی
حسب ذیل رپورٹ ۱۶ مئی کو اخبارات میں اشاعت کی غرض سے بھیجی گئی ہے۔

حسب نشا ویز رپورٹ مسلم ریلیف کمیٹی مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۲۴ء ہم خاکساران شہر کے مختلف علاقوں میں حالات دیکھنے کے لئے اذوقہ ضروری معلومات حاصل کرنے کے لئے آج صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک پھرتے رہے۔ اتفاق سے میاں عبدالعزیز صاحب بیربر سردار جیڈی صاحب بیربر سردار صاحب بیربر سردار صاحب کے ساتھ رہ کر ہمیں پھرنا تھا۔ چند منٹ کے تفاوت کے سبب ان مقامات میں جہاں پہنچنا تھا

اجتہاد جمہوریت یہ امر احباب فوری توجیہ فرمائیں کہ اس وقت اہل ہندو مسلمانوں کو دین اسلام سے ترند کرنے کے لئے پورے زور شور سے میدان جنگ میں اترے ہوئے ہیں۔ مگر عام مسلمان خواہ عقلمند میں پڑے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ انہیں اس عقلمند سے بیدار کیا جائے۔ ان کو بیدار کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات جس قدر مفید اور کارآمد ہیں۔ اور کوئی مضمون نہیں ہو سکتا۔ اس لئے احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں اتنا س کی جاتی ہے۔ کہ وہ ان خطبات کو ٹریکٹوں کی شکل میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں میں تقسیم کریں۔ اور اس کی صورت یہ ہے۔ کہ مختلف احمدی جماعتیں جتنی جتنی تعداد میں خطبات کے ٹریکٹ لینا چاہیں۔ اس سے مجھے اطلاع دے دیں۔ خطبات چھپنے پر فوراً بھیج دیئے جایا کریں گے۔ اور اس تعداد کے اصل خرچ کا وہی پیر کر دیا جائیگا۔

برادر مکرم عبدالکریم صاحب سکریٹری انجمن نشان الاحمدیہ پشاور نے اس قسم کے ہر ایک ٹریکٹ کی پانچ سو کاپیاں خرید لینے کی اطلاع دی۔ یہ سارا کام سے پرجوش اور فطرس چند اصحاب بھی اور کل آئے۔ تو انشاء اللہ بہت جلد خطبات کے ٹریکٹ چھپوا کر پھیلنے کا انتظام کر دیا جائیگا۔ ہر جگہ کے تبلیغی سکریٹری صاحبان کو بہت جلد اس کے متعلق اطلاع دینی چاہیے۔ کیونکہ یہ کام کا وقت ہے۔ (ناظر دعوتہ و تبلیغ قادیان)

انجمن احباب گدازش (انگلینڈ) مقامات پر قیام فرما رہے ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی احمدی صحابی اڈا کسٹڈ کوڈ اور احمدی احباب گدازش (انگلینڈ) مقامات پر قیام فرما رہے ہیں۔ (خاکسار عبدالرحیم سوداگر گجراتی۔ بیربر روڈ۔ اڈا کسٹڈ (انگلینڈ) ۱۵ اپریل ۱۹۲۴ء حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے میرے برادر مسعود ڈاکٹر احمد الدین صاحب کپالہ افریقہ کا کارخانہ چودھری اللہ بخش صاحب احمدی کی لڑکی سمیت امرتسر میں سے بعض حق ہر ایک ہزار روپیہ پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذیقین کے لئے باریک بینی سے دیکھے۔ (خاکسار ڈاکٹر فضل الدین احمدی کپالہ افریقہ رخصتی قادیان) ۲۹ اپریل بعد ان کا زہر صاحبہ اجازت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔ مولانا محمد سردار صاحب نے نیریز احمد صاحب کو لکھی کا نکاح آئندہ بنت پیری علی احمد معافیہ دار جادوی جہاں قادیان سے چاسو روپیہ ہر پیرا اعلان کیا۔ (الواکمل امام الدین علی علیہ السلام) در خواست دعا کی راہ میں نقل خان صاحب مولانا کی خدمت کے لئے

انجمن اہل حق قادیان کے دفتر میں لکھی گئی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء

ہنگامہ لاہور متعلق ہندوؤں اور سکھوں کا افسوسناک روپہ قانونوں اور مجرموں کی بیجا حمایت کی کوششیں

ہندوؤں سے تو کوئی زیادہ امید تھی لیکن سکھ صاحبان کے متعلق ایک حد تک ضرور امید تھی کہ وہ ان ظالم اور جھوٹے سکھوں اور ہندوؤں کے خلاف نفرت و حقارت کا اعلان کریں گے۔ اور نہ صرف ان سے کسی قسم کی ہمدردی کا اظہار کریں بلکہ ان کو کیفر کر دیا تاکہ اپنی جانے میں ہر طرح سماعی ہونگے۔ جنھوں نے ۳۰ مئی کی رات کو لاہور میں مسجد سے نماز پڑھ کر نکلنے والے بے خیر اور ہتھیار نہ رکھنے والے مسلمانوں پر حملہ کر کے انہیں قتل کر دیا تھا۔ اس امید کو کسی قدر تقویت اس اعلان سے ہوئی تھی جو سردار سردول سنگھ صاحب کی طرف سے اخبارات میں شائع ہوا۔ اور جس میں انہوں نے گویا عوام اور واضح الفاظ میں نہیں بلکہ دیکھنے والے عوام میں ضرور مسلمانوں پر بلاوجہ حملہ آور ہونے والوں کے متعلق اظہار نفرت کرتے ہوئے کہا تھا۔ "جن لوگوں نے ہتھیار اور بے گناہ آدمیوں پر حملہ کیا۔ ان کے طرز عمل کے خلاف ہر شخص بلا تامل اظہار ملامت کرے گا۔ خدا وہ ہندو ہو یا مسلمان یا سکھ" پھر کہا تھا "ہندوؤں اور سکھوں کو چاہیے۔ کہ مقتولین کے ورثہ و متعلقین سے اظہار ہمدردی کریں" (زمیندار مئی) ظاہر ہے۔ یہ اعلان کوئی ایسا صاف اور واضح نہ تھا۔ جسے صرف ان قانون اور عقیدوں کے متعلق سمجھا جاسکتا۔ جو ہمدردی کی رات کو ظالم و مظلوم ٹھہرے۔ تاہم اس سے مظلوموں سے کچھ نہ کچھ ہمدردی کی بوسہ و راتی تھی۔ لیکن نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ نہ صرف سکھوں اور ہندوؤں کی طرف سے مسلمان مظلوموں سے اس سے زیادہ صفائی کے ساتھ اظہار ہمدردی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ بلکہ جب ایک سکھ اخبار نے سردار سردول سنگھ صاحب کا مذکورہ بالا اعلان اپنے صفحات میں درج کیا۔ تو اس کے مندرجہ بالا فقرات کو بھی بدگمانی سے اس طرح بنا دیا۔

ہندوؤں اور سکھوں کو ان آدمیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرنا چاہیے۔ جن کے پیارے نزدیک و شتر دار ہلاک کئے گئے ہیں" جب صرف زبانی اظہار ہمدردی میں بھی اس قدر نکل سے کام لیا جاتا ہے۔ تو کس طرح توقع ہو سکتی ہے کہ ہنگامہ لاہور کے اصل مجرموں کی بے جا طرفداری کر کے آئندہ کے لئے امن وامان کو خطرہ میں نہ ڈالا جائے گا۔ اس ہنگامہ کے متعلق ہندوؤں نے پہلے جو بیانات شائع کئے تھے۔ وہ یہ ہیں :- "ملاپ" نے اس حادثہ کا جائگاہ کا اعلان اپنے ۵ مئی کے پرچم میں بائیں الفاظ کیا۔ "۸ بجے باولی صاحب میں سکھوں کا ایک دیوان تھا" اور "۱۰ بجے ۲ بجے سکھوں کو پائیس سونٹ کر ہوئی کاٹل کی طرف گئے۔ اور وہ چور ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے استعمال کئے جس سے تین مسلمان تو کھیت رہے۔ اور تین بڑی طرح زخمی ہوئے" ہندوؤں کا دوسرا اخبار "پتاپ" اپنے ۵ مئی کی اشاعت میں اپنے قائم مقام کی حسب ذیل تحقیقات "شائع کرتا ہے :- "تو دس بجے کے درمیان اڑھائی تین سو سکھوں کا مجمع اس جانب گیا۔ جہاں پہلے سکھ کو مارا گیا تھا۔ تحقیقات پر معلوم ہوا کہ گو بند عطار کی درکان کے نزدیک ایک سکھ نے مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب سکھ جمع ہو کر حملہ کاٹل کی جانب گئے۔ تو چند بوڑھے مسلمان مسجروں کے ساتھ حملہ کاٹل سے نکلے تھے۔ ان پر کاپال سے حملہ کیا گیا۔ جس کی وجہ سے دو مر گئے۔ ان میں سے ایک کو تاتنے زخم لگے۔ کہ وہ پانی بھی نہ مانگ سکا۔ اور دوسرے کی جان اس وقت نکل گئی۔ جب یہ پانی مانگ رہا تھا۔ تیسرا آدمی محمد حسین اپنے گھر کی چھت پر سویا ہوا تھا۔ جو جمع گھر کے پاس، جب شور و غل ہوا۔ تو یہ اس خیال سے باہر نکلا کہ کہیں بلی تو آپس میں نہیں لڑے۔ مگر باہر آئے پر اس نے خدا بچتے

دیکھا۔ تو وہ جمع گھر والی گلی میں جا کر چھپ گیا۔ چند سکھوں نے اس پر حملہ کیا۔ اور اسے وہیں قتل کر دیا۔ اس کی لاش کا پتہ تین چار گھنٹہ کے بعد لگا۔ جب اس کا پڑوسی یا پھر محلہ کا تھا اور لاش کی ٹھوکر اس کے پاؤں سے لگی۔

ہندوؤں کے انگیزے اخبار "پتاپ" نے اپنی ۵ مئی کی اشاعت میں اس حادثہ کے متعلق حسب ذیل طور شائع کیے :- 5/9 یہ بالکل ظاہر ہے۔ کہ ساری معیبت اس دیوان سے شروع ہوئی جو منگل کے دن (گوردوارہ باؤلی صاحب میں) منعقد کیا گیا۔ اور جس کے انعقاد کے لئے کوئی وجہ موجود نہ تھی۔ جس معاملہ کے سلسلے میں یہ دیوان منعقد کیا گیا۔ وہ عدالت میں پیش تھا۔ اور اسے کسی بھی یا جماعتی معاملہ سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ ہمارے سامنے جو حالات ہیں۔ ان کی بنا پر ہم دیوان کے انعقاد کی سخت مذمت کئے بغیر رہ سکتے۔ دیوان کا انعقاد شدید نادانی تھی۔ اور اس میں جو تقریریں کی گئیں۔ ان میں سے بعض بالکل ناراجب اور غیر اہل اندیشہ تھیں۔ منگل کی رات تین مسلمانوں کا الم لکھتے تھے اور پانچ مسلمانوں کی مجرمانہ ایک ہونٹا کرم کے اعتبار سے سخت مذمت کی مستحق ہے۔ اور اس کے لئے بھی کوئی وجہ حجاز نہیں انہیں کی جاسکتی۔

ان بیانات جو ہندوؤں کے سخت متعصب پرچوں سے لئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کی مظلومی دیکھی اور حملہ آوروں کی سینڈ ڈوری اور جفاکشی کے سوا اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔ کسی نے بھی اس حادثہ کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق مسلمانوں کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ اور نہ کسی قسم کا الزام مسلمانوں پر لگایا ہے۔ لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ اب جبکہ دار و گیر کا وقت آیا ہے۔ اور مجرموں کو ان کے کٹے سزا دینے کے لئے عدالتوں سے گذار دانی شروع کی ہے تو اس واقعہ کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں نے نہایت ہی حیرت انگیز رویہ اختیار کر لیا ہے۔ اس کے متعلق لکھے ہیں جو عرض کیا جائیگا۔

ہندوؤں کا نیا پلندہ

ہائی کورٹ نے ہندوؤں کے ہنس دیکھ کر صاحب نے رگھیا رسول کے مصنف کو بری کر کے جو صورت پیدا کر دی ہے۔ وہ اس امر کی بنیاد ہے کہ پنجاب میں گندہ اور منافرت آمیز لڑائی کی اشاعت ہو۔ اور اس طرح صوبہ میں امن قائم ہونے کی بجائے فتنہ و فساد بڑھتا رہے۔ فریڈرک سے پنجابی ڈنڈا کے نام ایک اخبار ملامتور مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کا پلندہ ہندوؤں نے جاری کیا ہے۔ اس کے متعلق اگر یہ کہا جائے کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ سے جرات پا کر مسلمانوں کو ہولناکی کرنے کے لئے یہ ڈنڈا اس شدت سے گھمایا جا رہا ہے۔ تو بالکل درست ہے۔ افسوس کہ ہندوؤں کا ہنس دیکھ کر ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کو قابل تعریف

یہ بیانات جو ہندوؤں کے سخت متعصب پرچوں سے لئے گئے ہیں۔ مسلمانوں کی مظلومی دیکھی اور حملہ آوروں کی سینڈ ڈوری اور جفاکشی کے سوا اور کچھ ظاہر نہیں ہوتا۔ کسی نے بھی اس حادثہ کے وقوع پذیر ہونے کے متعلق مسلمانوں کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ اور نہ کسی قسم کا الزام مسلمانوں پر لگایا ہے۔ لیکن نہایت افسوس کا مقام ہے۔ کہ اب جبکہ دار و گیر کا وقت آیا ہے۔ اور مجرموں کو ان کے کٹے سزا دینے کے لئے عدالتوں سے گذار دانی شروع کی ہے تو اس واقعہ کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں نے نہایت ہی حیرت انگیز رویہ اختیار کر لیا ہے۔ اس کے متعلق لکھے ہیں جو عرض کیا جائیگا۔

شہریت اور رواج

علوم ہو رہے۔ امرت سر میں درانت کا ایک مقدمہ چل رہا ہے جس میں ایک مسلمان خاتون مدعیہ ہے۔ اور شہریت کے مطابق نرک کی تقسیم کرنا چاہتی ہے۔ اس کے بھائی مدعا علیہم میں ہیں۔ اس سے اکثر رواج کے مطابق تقیم جائداد کرنا چاہتے ہیں۔ مدعیہ کے گواہ پیش ہو چکے ہیں اور مدعا علیہم کے گواہ ۹ جولائی کو پیش ہو گئے۔ امرت سر میں اس مقدمہ کے فیصلہ کا انتظار مشتوق سے کیا جا رہا ہے شہریت کا پاس کرنے والوں کے لئے تو تقیم نرک میں کوئی دشواری ہی نہیں ہے۔ اسلام نے ہر ایک شریک کا علیحدہ علیحدہ حصہ مقرر کر دیا ہے۔ لیکن انہوں نے شہریت کے اس فیصلہ کی بہت کم پروا کی جاتی ہے۔ اور چہرہ سم یہ کہ اپنی شہریت نوازی کی نائیش سرکاری عدالتوں میں جا کر کی جاتی ہے۔ یہ تو گوارا کیا جاتا ہے۔ کہ ساری جائداد مقدمہ بازی میں تباہ کر دی جائے۔ مگر یہ پینڈ نہیں کیا جاتا۔ کہ شہریت کے فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کر کے گھر میں فیصلہ کر لیا جائے۔ اور جیسے نقصان پید ہو گیا شہریت ہمسایہ کا اپنے آپ کو مصداق بنا لیا جائے۔ انہوں نے۔ کہ جائداد کی تقسیم کے جھگڑوں میں بیسیوں خاندان تباہ ہو گئے۔ وہ جا بجا ایسے ہی ان کے ہاتھ سے نکل گئیں جن کی خاطر شہریت کے حکم کو انہوں نے پس پشت ڈالا۔ مگر ابھی تک مسلمانوں کو یہ سمجھ نہ آئی۔ کہ جائز حق داروں کا حق رواج کی مدد سے مارنے کے کس قدر نقصان میں ہے۔

ہمارا جہ بھرت پور کی عزوں کی خبر

ہمارا جہ بھرت پور کے ریاست سے دست بردار ہونے کے متعلق کئی بار خبریں سنائے ہو چکی ہیں۔ لیکن تازہ خبر بہت کچھ اہمیت رکھتی ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ عنقریب ہمارا جہ صاحب ریاست سے قطع تعلق کر لیں گے۔ اور بھوان کو اتنا بھی حق نہ ہو گا۔ کہ ایک چیئر مین کو بھی موقوف کر سکیں۔ واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارا جہ صاحب کے خدان پوٹشیل ڈیپارٹمنٹ نے گیارہ الزامات لگا کر کہہ دیا تھا۔ کہ وہ اختیارات سے دست بردار ہو جائیں۔ مگر ہمارا جہ صاحب نے انکار کر دیا۔ اس پر گورنمنٹ ہند حکماً ہمارا جہ صاحب کو منزول کرنے پر غور کر رہی تھی۔ کہ انہوں نے پنڈت ہری کشن کول سابق کنٹرولر پنجاب کو کئی اختیارات حوالہ کر دیئے پر آمادگی ظاہر کی اس پر اس وقت تک عمل ہو چکا یا عنقریب ہو جائیگا۔ ہمارا جہ صاحب پر جس قسم کے الزامات لگائے گئے۔ ان کی توہین تو پورے طور پر نہیں معلوم نہیں۔ لیکن اس میں شک نہیں۔ انہیں اپنی مسلمان رہنما کے حقوق کی قطعاً پروا نہ تھی۔ اور انہی کی ریاست تھی۔ جہاں کے مسلمانوں کو سرکاری اثرا اور رسوخ اور سرکاری

افروں کی امداد سے مرتد بنایا گیا۔ اور جب احمدی مبلغوں نے ریاست کے ایک شہر گگاؤں کرن میں پہنچ کر وہاں کے ملکداروں کو ارتداد سے توہ کر آئی۔ تو پڑپس اور حکام نے نہ صرف ان کو دوبارہ ارتداد کے لئے مجبور کیا۔ بلکہ احمدی مبلغوں پر طرح طرح کی سختیاں کیں۔ اور آخر ریاست کی کونسل نے حدود ریاست ہی ان کے اخراج کا حکم دیدیا۔

جس علاقہ کے حکمران کی یہ حالت ہو۔ وہ اگر مظلوموں کی آہ کا شکار ہو جائے تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ تیس آزاد مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن اجابت از در حق بہر استقبال می آید۔

تجارت اور اشاعت اسلام

تجارت اشاعت اسلام کا ایک بہت بڑا اور کامیاب ذریعہ ہے۔ قرن اول میں تاجر پینڈ اصحاب نے اشاعت اسلام میں جس قدر حصہ لیا۔ وہ نہایت ہی خوش کن تھا۔ مسلمان تاجر مختلف ممالک میں تجارت کا مال لے کر بحری و بری سفر کے ذریعہ پہنچتے۔ اور ان پینڈ کے علاوہ اسلام کی سادہ اور فطرت کے عین مطابق تعلیم کا درس اپنے اعلیٰ اخلاق اور اعمال سے دیتے۔ اسی ہندوستان میں محمد بن قاسم فاتح سندھ کے حملہ سے پہلے مسلمان تاجروں کے ذریعہ سندھ اور اس کے حوالی میں اسلام کی روشنی پھیل چکی تھی۔ چین جہاں آج کروڑوں مسلمان ہیں۔ وہاں نہ تو کبھی اسلامی سلطنت قائم ہوئی۔ اور نہ کوئی باضابطہ اسلامی مبلغین کا وفد گیا۔ وہاں تاجروں کے ذریعہ ہی اشاعت اسلام ہوئی۔ اس زمانہ میں جبکہ تجارتی کاروبار بہت بڑھ گیا۔ انہوں نے کہ مسلمان اس میں بہت کچھ رہ گئے۔ لیکن اب جبکہ اسلام سخت خطرہ میں ہے۔ مسلمانوں کو تجارت کی طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ہی اشاعت اسلام کے فرض کو نہیں بھولنا چاہیے۔

ساندھن میں آریوں کی ناکامی

ابھی چند ہی دن ہوئے آریہ اخباروں نے بڑے فخر اور خوشی کے ساتھ اعلان کیا تھا۔ کہ ساندھن کا اسلامی قلعہ آریوں نے فتح کر لیا ہے۔ یعنی وہاں کے ملکداروں کو مرتد بنانے میں وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن اب خود اپنے پٹنے اور لٹنے کا دردناک رویہ ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے۔

لارہ امید لال جی جو ایک بڑے منتر آدمی ہیں۔ اور شہری کے اس علاقہ میں خاص کر مددگار ہیں۔ ان کو اس طرح جبکہ وہ اکیسے جا رہے تھے۔ راستہ میں پکڑ لیا گیا اور پے وغیرہ چھین لئے۔ اور خوب زد و کوب کیا۔ ۱۹ اپریل کو جبکہ برہمچاری

دو سینڈ پرنٹنگ شہری سمجھا کچھ دو ایمیاں اور کچھ دیگر سامان لے کر ساندھن کو جا رہے تھے ان کو گاؤں کے باہر ہی گھیر لیا اور سب سامان چھین لیا۔ اور جو کچھ نقد جیب میں تھا۔ نکال لیا اور بہت بے رحمی سے زد و کوب کیا۔ (ڈائریگزٹ ۵ مئی)

اگر ساندھن کا اسلامی قلعہ آریہ فتح کر چکے ہیں اور احمدی مبلغین بقول آریوں کے اس قلعہ کو بچانے میں ناکام رہے ہیں۔ تو پھر ان کو لوٹنے اور مارنے داسے لوگ کہاں سے آگئے۔ اور کہہ کر گئے وہ لوگ جن کو انہوں نے مرتد بنایا تھا۔ بات یہ ہے۔ جب وہاں کے بھندہ ملکٹنے آریوں کو اپنے گاؤں میں قتلہ انگریزی کے لئے داخل نہیں ہونے دیتے تو وہ شور مچا دیتے ہیں۔ کہ ہمارے گئے۔ تو گئے تاکہ جتنے قذات کے ذریعہ ان لوگوں پر قابو حاصل کر سکیں۔ اس سے اتنا تو صاف ظاہر ہے کہ احمدی مبلغین کی کوششوں سے ساندھن کے ملکداروں میں اتنی غیرت پیدا ہو گئی ہے۔ کہ وہ اپنے ہاں آریوں کی قتلہ انگریزی کو گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

شہری کا سوانگ

ایک سائنس شہری بہت ہمت چھین داس صدمہ منتقلیہ کبھی کبھار شہری کے متعلق اپنے ایڈیٹرز میں جو خیالات ظاہر کئے وہ اس بات کا ثبوت ہیں۔ کہ جس قسم کی شہری پر آریہ آج کل زور دے رہے ہیں۔ وہ ہندو دھرم کے بالکل خلاف ہے۔ اور انہیں یہی غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہے۔ ہمت صاحب موصوف نے فرمایا۔ "شہری کے نام سے جو آج کاروبار ہو رہا ہے۔ وہ بہت خوفناک ہے جس ریٹی نتی اور ارادے سے سدا ہا کول نے یہ کام اٹھایا ہے۔ بھارت ویش کی نشانی راہنما اور لیکتا کیلئے نقصان دہ ہے سائنس دہریوں کو اس بات کیلئے کوسا جاتا ہے کہ وہ اور جاتوں کو اپنا نہیں جلتے۔ اس کا سماں ہی ہے۔ کہ ہمارے ہاں شہریوں میں پرائیویٹ کا دہان ہے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ کسی خاص دھرم سے تہمت ہوئے ہوؤں کو ہم پرائیویٹ کے ذریعہ اپنا سکتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بھنگیوں اور چاروں کو شہر مزید دہ کے برخلاف جینو ویکر دورن، آشرم کی مراد کو نشٹ کیا جائے ان سداہ کوں نے ابھی تک جن لوگوں کی شہری کی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ یہ سب پر روشن ہے۔ اس طرح شہری کے کئی قسم کی خرابیاں پیدا کی جا رہی ہیں۔ سائنس دہرم اس طرح سوانگ نہیں ہے دولت کا جھوٹا لالچ دیکر آریہ غیرت کمی کو موٹہ لینا شہری نہیں ہے سائنس دہرم اس قسم کے کام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سائنس دہرم پرائیویٹ دوارہ انہیں اپنا بنا سکتا ہے۔ جن میں ہرم ہرم ہو سادہ ہندو دہرم کی مراد اور ہتھو کو سمجھتے ہوں۔ اور شہریوں کی تعلیم کے مطابق آریہ چھوت جاتوں اور بے دھرمیوں کو جینو دیدنا خود ہی ان

یہ سائنس دہرم اس قسم کے کام کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ سائنس دہرم پرائیویٹ دوارہ انہیں اپنا بنا سکتا ہے۔ جن میں ہرم ہرم ہو سادہ ہندو دہرم کی مراد اور ہتھو کو سمجھتے ہوں۔ اور شہریوں کی تعلیم کے مطابق آریہ چھوت جاتوں اور بے دھرمیوں کو جینو دیدنا خود ہی ان

خطبہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دشمنان اسلام مقابلہ میں کام مسلمانوں کو متحد ہونے کی تحریک

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ مئی ۱۹۲۴ء

میں آج ضرورت زمانہ کے لحاظ سے

ایک اہم مضمون

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ لیکن جو جس کے کہ میرے گئے ہیں کچھ تکلیف ہے۔ جس کی وجہ سے نہ تو میری آواز پوری طرح نکلی سکتی ہے اور نہ مجھے طبعی لحاظ سے زیادہ زور سے بولنا جاز ہے۔ اس میں نہایت اختصار سے کام لینے کی کوشش کرنا اور امید رکھوں گا کہ ہر وہ شخص جس کے دل میں اسلام سے کچھ بھی محبت پائی ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں مسلمانوں کی کچھ بھی الفت باقی ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں قرآن کریم کے متعلق کوئی ادب و احترام باقی ہے۔ اور ہر وہ شخص جس کے دل میں ملت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق کوئی دردی باقی ہے۔ وہ میرے ان کلمات کی طرف غور کے ساتھ اور توجہ سے توجہ کرے گا۔ اور ان کے مطابق اپنے اندر

اصلاح پیدا کرنے کی کوشش

کرے گا۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اختلاف ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ کوئی دو دو جو دنیا میں ایک جیسے نظر نہیں آتے۔ بعض ذمہ انسانی آنکھ اور انسانی نظر اس اختلاف کو نہیں دیکھ سکتی۔ جو دو ایک جیسی چیزوں میں ہوتے ہیں لیکن خوردبین کے ذریعہ اگر ان کو دیکھا جائے۔ تو ان کی شکلوں میں بھی سینکڑوں قسم کے اختلاف

نظر آجائیں۔ اسی طرح طبع میں اختلاف ہوتا ہے۔ میلانوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ طاقتوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ خواہ وہ طاقتیں سمائی ہوں۔ یا دماغی۔ عروں۔ شکلوں۔ قدوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ غرض کوئی چیز ایسی نظر نہیں آتی جس میں اختلاف نہ ہو۔ لیکن باوجود اس اختلاف کے ہم آپس میں رٹے بھرتے نہیں۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے نہیں رٹاتا اس وجہ سے کہ تیرا قد مجھ سے لمبا ہے۔ یا چھوٹا ہے۔ اسی طرح کوئی کسی سے نہیں رٹاتا۔ اس لئے کہ تیری شکل مجھ سے اچھی ہے۔ یا تو مجھ سے بد صورت ہے۔ اسی طرح کوئی کسی سے اس بات پر نہیں رٹاتا کہ تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے۔ یا مجھ سے کم علم رکھتا ہے۔ اور

پہلے تو اس پر بھی رٹائی نہیں ہوا کرتی تھی۔ کہ تیرا رنگ کالا ہے۔ اور میرا گورا ہے۔ گو آج کل یہ سوال پیدا ہوا ہے۔ اور گوری قومیں کالی قوموں پر نکرنا کرنا اور اپنے ماتحت رکھنا اپنا سنی سمجھتی ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اب بھی

گوری اور کالی قوم

کی رنگت کی وجہ سے رٹائی نہیں بلکہ گورے اور کالے تمدن کی رٹائی ہے۔ گوری قوم کالی سے اور کالی گوری سے اس لئے ڈرتی ہے۔ کہ ایک کاتمدن دوسری کے تمدن کو تباہ کر دے۔

غرض اختلاف ہر چیز میں

پایا جاتا ہے۔ مگر اسکی وجہ سے ہر ایک دوسرے سے رٹانا جھگڑنا نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ یہ کہ ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ یہ اختلاف میرے کام اور میرے مقصد میں رک نہیں ہے۔ مثلاً ایک زمیندار ہے۔ تو وہ جانتا ہے۔ اگر دوسرے کسی زمیندار کا قد مجھ سے لمبا ہے۔ تو میرے کام میں عارض نہیں۔ اور اگر چھوٹا ہے۔ تو میرے مقصد میں رک نہیں۔ اگر ایک زمیندار کا رنگ گورا ہے۔ تو اس وجہ سے اس کا دوسرے کالے رنگ کے زمیندار کی کہتی ہے کہ تم غلہ نہیں پیدا ہوگا اور اگر کالا ہے تو گورے رنگ کے زمیندار کی کہتی ہے کہ تم غلہ نہیں نکلے گا۔ پس اس اختلاف کا ان میں سے کسی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے اسکی کوئی پروا نہیں کرتا۔

اس عام حالت سے ہم یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ دنیا میں اسی اختلاف پر لوگ رٹتے ہیں جو کسی کے کام اور مقصد میں عارض ہوتا ہے۔ لیکن وہ جو عارض نہ ہو۔ اس پر نہیں رٹتے۔ مثلاً

قد کا اختلاف

ہے۔ یہ فوج میں بھرتی ہونے کے معاملہ میں عارض ہو جاتا ہے۔ جب بھرتی ہوگی۔ اور اس کے لئے خاص ناپ کے قد کی شرط ہوگی۔ تو بھرتی کرنے والا اس شخص کو بھرتی نہیں کرے گا جس کا قد اتنا لمبا نہ ہوگا۔ مگر یہ ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے نکل کر کسی مجلس میں جانا ہو۔ تو اسراوردہ شخص جسے اس نے بھرتی نہ کیا تھا۔ دونوں شامل

ہوں۔ کیونکہ اس مجلس میں شامل ہونے میں قد کا اختلاف عارض نہ ہوگا۔ اور اس میں لٹے قد کی شرط نہیں۔ جو فوج کے لئے ضروری تھا۔ تو ایک آئینہ فوج کے لئے بھرتی کرنے وقت ایک چھوٹے قد کے آدمی کو نکال دینگا۔ مگر چاہئے خارجیوں دونوں ایک جگہ بیٹھ جائینگے۔ وہاں قد کا چھوٹا ہونا عارض نہ ہوگا۔ پھر

اس سے بھی بڑھ کر 550 یہ ممکن ہے۔ کہ ایک امیر آدمی جب فوج میں بھرتی ہونے کیلئے آئے۔ تو چھبیس برس کا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسے منظور نہ کرے اور انکار کر دے۔ لیکن جیب اس کی رٹائی سے شادی کی درخواست کرے اور وہ قبول کرے۔ اپنے جسم کا ٹکڑا تو اسے دینے کے لئے تو تیار ہو جائیگا مگر فوج میں بھرتی نہ کرے گا۔ اس کی وجہ یہی ہوگی۔ کہ فوج میں قد کے چھوٹے ہونے سے جرح واقع ہونا تھا۔ مگر شادی کو دینے میں کوئی جرح نہیں ہوگا۔

پس اصل بات انسان ہی دیکھتا ہے۔ کہ جو کام وہ کرنے لگا ہے اس میں کسی کا اختلاف کہاں تک عارض ہوتا ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ مسلمانوں میں جو اختلاف ہے۔ اسکی ہمارے تعلقات پر کس قدر اثر پڑتا ہے۔ مثلاً

شیعہ سنی کا اختلاف

ہے۔ ان کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔ کیونکہ امام تہذیبوں کی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور درخواست پیش کرتا ہے۔ کہ ان کی دعائیں قبول کی جائیں۔ اب اگر شیعہ کے نزدیک سنی غلط عقائد رکھتا ہے یا سنی کے نزدیک شیعہ غلط عقائد رکھتا ہے۔ تو وہ کس طرح پسند کرے گا کہ اپنی دعا کی درخواست ایسے شخص کے سپرد کرے۔ جس کے عقائد ہی اس کے نزدیک غلط ہیں۔ وہ تو یہی کہے گا۔ کہ میں اپنی درخواست اس کے ذریعہ پیش کروں گا۔ جس کے عقائد میرے نزدیک درست ہیں۔ تاکہ وہ منظور ہو سکے۔ اور اسکی یہ کہنا بالکل جائز ہوگا۔ کیونکہ اگر کسی عقائد بالکل صحیح ہوگا۔ تو اس کی

اقتدا میں نماز

پڑھنے سے زیادہ قبول ہوگی۔ اگر اس کے عقائد میں غلطیاں نقص ہے تو کم قبول ہوگی۔ اور اگر بالکل غلط عقائد رکھتا ہے۔ تو بالکل قبول نہ ہوگی۔ چونکہ اس اختلاف کا اثر انسان کے خواہ اور اسکی آخرت کی زندگی پر پڑتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی شیعہ سنی کے پیچھے اور سنی شیعہ کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ تو کسی کو حق نہیں۔ کہ ان کو بڑا جھٹلا سکے۔ اگر ایک کے نزدیک دوسرے کے عقائد غلط ہیں۔ تو ان کا حق ہے۔ کہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

اسی طرح

رشتہ ناظرہ کا معاملہ

ہے۔ ایک شخص سمجھتا ہے۔ کہ ہم میں عقائد کا اختلاف ہے۔ اور رشتگی

کے لئے پھر کر کے دکھانا چاہیے۔ اور ہمیں شیعہ کو مسلمانوں سے الگ کر دینا چاہیے۔

خاندان کے تابع ہوتی اور اس کا اثر قبول کرتی ہے۔ اس لئے میں
ایسے شخص کو نہیں دوں گا۔ جس کے عقائد کو میں صحیح نہیں سمجھتا۔
تو یہ بالکل جائز ہو گا۔ کیونکہ اس اختلاف کا اثر شدت کے معاملہ میں
ضرور پڑتا ہے۔ اس وجہ سے لڑائی کا حق ہے۔ کہ کہہ دے۔
کہ ظالم کو لڑائی نہ دوں گا۔ کیونکہ اس کے عقائد کو میں درست نہیں
سمجھتا۔ اور اس کے مذہب سے مجھے اختلاف ہے۔

پس جس حد تک

مذہب کے اختلاف کا اثر

مسلما ت پر پڑتا ہے۔ اس حد تک اس کا قائم رکھنا ضروری ہے
کیونکہ مذہب کی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا جا سکتا۔

مذہب کی قربانی کا مطالبہ

کرنے کا یہ مطلب ہے کہ خدا کی بھرت کو دل سے نکال دیا جائے۔
اگر کوئی شخص مذہب کی قربانی کرتا ہے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کی بھرت
اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔ کیونکہ جب کوئی شخص خیران کو
کہ نماں بات خدا تعالیٰ کی طرف سے اس طرح ہے۔ مگر دوسرے
کی خاطر اسے قربان کرنے اور چھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔
تو بلا تا اس کے دل سے خدا تعالیٰ کی محبت نکل جائیگی۔ پس اس
قسم کا مطالبہ کرنا کسی کے لئے جائز نہیں ہو سکتا۔ یہ خشیہ اللہ
کو دلوں سے مٹاتا ہے۔ حالانکہ خشیہ اللہ ہی

مذہب کی جان

ہے۔ دیکھو اسلام صرف مسلم کو فائدہ دیتا ہے۔ مگر خشیہ اللہ ہندو
عیسائی اور یہودی کو بھی فائدہ پہنچاتی ہے۔ اگر یہ مذہب تو کوئی
ہندو مسلمان نہ ہو۔ کوئی عیسائی مسلمان نہ ہو۔ کوئی یہودی مسلمان
نہ ہو۔ خشیہ اللہ کسی مذہب سے نکل نہیں رکھتی۔ یہ فطرت سے
تعلق رکھتی ہے۔ اور مذہب کو جلا کر دینا اس کا کام ہے۔ اگر گایچ
سب انسانوں میں پایا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سچے مذہب میں لوگ
داخل ہوتے رہتے ہیں۔ اور یہی باعث ہوتا ہے۔ کہ بسا اوقات جب
کسی ہندو کے سامنے خدا کا نام لیا جاتا ہے۔ تو اس کی آنکھیں نیچی
ہو جاتی ہیں۔ نرمی اس کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے اور چہرہ سے
سلوم ہوتا ہے۔ کہ

محبت کے جذبات

اس میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسا ہی عیسائیوں۔ یہودیوں اور سکھوں
میں بھی ہوتا ہے۔ اور اسی کا نام

خشیت اللہ

ہے۔ یہی لوگوں کو ہدایت کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ اور ہر ایک کے
لئے ضروری ہے۔ کہ خشیہ اللہ کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ اور
کسی مذہب کے لوگ اس کی قربانی نہ کریں۔
مگر دنیا میں ایسے مواقع بھی بکثرت آتے ہیں۔ جہاں مذہب
کے اختلاف کا اثر اصل کام پر نہیں پڑتا۔ مثلاً

ملک تجارت کرنا

ہے۔ اس میں احمدی اور غیر احمدی کا کوئی سوال نہیں پیدا ہو سکتا
تجارت تو ہندو اور سکھ سے بھی ملکر ہو سکتی ہے یا مثلاً شفا خانہ
بنانا ہے۔ اس کے بنانے کے لئے ہندو۔ سکھ اور مسلمان مل
جاتے ہیں۔ تو اس سے کسی کے مذہب پر کوئی حملہ نہیں ہوتا۔ اور
لٹنے سے کسی قسم کی ضمیر کی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔ لیکن کسی ایسی جگہ
جہاں سب اقوام کے لوگوں کے لئے سے مثلاً شفا خانہ کھل سکتا تھا۔
وہ نہیں۔ تو

سب مجرم

ہونگے۔ کہ انہوں نے خلق خدا کو ایک فائدہ سے اس لئے مجرم
رکھا۔ کہ ان میں مذہب کا اختلاف تھا۔ حالانکہ مذہب کے اختلاف
کا اس کام پر کچھ اثر نہ پڑتا تھا۔

جیسا کہ میں نے بھی مثال دی ہے۔ کہ ایک انگریزوں کے
لئے بھرتی کرتے ہوئے ایک چھوٹے قند کے آدمی کو رد کر دیا گیا۔
لیکن ایک چائے گھر میں اس کے ساتھ داخل ہونے سے انکار
نہ کر گیا۔ اسی طرح ہسپتال میں جہاں سے ہر ایک مذہب کا آدمی
فائدہ اٹھاتا ہے۔ کام کرنے میں کوئی تفریق نہیں ہوتا۔ اور ایسا
شخص مجرم ہو گا جو اختلاف مذہب کی وجہ سے اس میں شریک
نہ ہو گا۔ اس لئے ایسی جگہ اختلاف کا استعمال کرنا جائز نہ ہو گا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل

یکچہ سکتے ہو۔ اس سے یہی بات ثابت ہے۔ آپ جب مدینہ تشریف
لے گئے۔ تو اس وقت یہ خطرہ پیدا ہوا۔ کہ مدینہ پر کفار حملہ کرینگے
اور جس شہر پر حملہ ہونے لگا۔ اس میں رہنے والے ہر شخص پر اس کا
اثر پڑتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں کے
لوگوں کو جمع کیا۔ اور انہیں بتایا۔ کہ ہم اب یہاں آگئے ہیں۔
ہماری وجہ سے لوگوں میں جوش پیدا ہو گا اور وہ حملہ کرینگے جس کا
اثر سب پر پڑیگا۔ پھر جس طرح ہم پر حملہ کرنے والے ہیں۔ اسی
طرح تمہارے بھی دشمن ہیں۔ وہ تم پر حملہ کریں گے۔ پس گو تم یہودی
اور مشرک ہو اور ہم مسلمان ہیں۔ مگر

دشمن سے حفاظت کرنے میں

مذہب کا تعلق نہیں ہے۔ آؤ ہم سب ملکر معاہدہ کر لیں۔ جس کی ایک
شرط یہ ہو۔ کہ جو کوئی مدینہ پر آکر حملہ کرے۔ خواہ وہ حملہ کسی قوم
پر ہو۔ سارے کے سارے ملکر اس کا جواب دیں۔ چنانچہ سارے
ملکر معاہدہ کیا۔ اور شرطوں میں حد بندیوں کر لی گئیں۔ گو یہود نے
اس معاہدہ کی پابندی نہ کی۔ اور مشرک رہے ہی نہ۔ سارے کے
سارے مسلمان ہو گئے۔ لیکن یہ تو ثابت ہو گیا۔ کہ جہاں بظاہر اختلاف
کا سوال تھا۔ وہاں سب کو اکٹھا کر لیا گیا۔

اب اس وقت

یہ سوال درپیش ہے

کہ اسلام کی جو حالت ہے۔ وہ مسلمانوں کو آپس کے اتحاد کی طرف
توجہ دلاتی ہے۔ یا نہیں۔ ایک طرف

عیسائیوں کا نہایت خطرناک حملہ

مسلمانوں پر پورہ ہے۔ عیسائی انجیلوں کی طرف سے اعلان کیا گیا
ہے۔ کہ اگر آپس ہزار مبلغ اور لاکھوں پونڈ دسیئے جائیں۔ تو
تھوڑے ہی عرصہ میں تمام اسلامی حکومتوں کے مسلمانوں اور دوسرے
مسلمانوں کو عیسائی بنا لیگیں۔ جنگ کے بعد مسلمانوں کی حالت خراب
ہو گئی ہے۔ اور اب اگر ہم پوری کوشش سے کام لینگے۔ تو بہت جلد
کامیاب ہو جائینگے۔ چنانچہ انہیں بکثرت آدمی مل رہے ہیں۔ اور اسلامی
ملکوں میں نئے نئے مشن کھولے جا رہے ہیں۔ پانچ ہزار آدمی اگر سال بھر
سوسو لوگوں کو بھی دھوکہ میں لے آئے تو پانچ لاکھ سالانہ مسلمانوں
سے نکل کر عیسائیوں میں جا بیٹیں گے۔ اور بیس سال میں موجودہ
مسلمانوں میں سے ۵ فیصدی مسلمان عیسائی ہو جائیں گے۔ پھر یہ بھی
یاد رکھنا چاہیے۔ کہ آج جو قوم ایک سو آدمی اپنے اندر داخل
کر سکتی ہے۔ وہ آج سے پانچ سال کے بعد ہزار آدمیوں کو داخل
کرنے کی طاقت رکھے گی۔ اور اس طرح ۵۰۰ سال میں

سارے اسلامی عالم کی حالت

سخت خطرناک ہو جائیگی

دوسری طرف ہندو ہیں۔ جو اپنے سارے اختلافات کو چھوڑ کر
یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو یا تو ہندوستان سے نکال دینگے
یا ہندو بنا لیگیں۔ اس فیصلہ کی ابتدا انگریزوں کی طرف سے ہو چکی
ہے۔ مگر اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں۔ جنہیں سینکڑوں سال سے
کبھی خیال بھی نہ آیا تھا۔ کہ کسی غیر مذہب کے آدمی کو بھی ہندو دھرم
میں داخل کر سکتے ہیں۔ بلکہ اس بات کو

ہندو دھرم کے خلاف

سمجھا جاتا تھا۔ اور کسی غیر مذہب کے آدمی کو داخل کرنا اپنی قوم کو
بھروسہ کتنا ذرا دیا جاتا تھا۔ مگر وہ قوم جو سینکڑوں اور ہزاروں
سال سے ہم کلمہ رہی تھی۔ کہ کسی کو اپنے دھرم میں داخل کرنا اپنی
قوم کو بھروسہ کتنا ہے۔ وہ بھی انگریزوں کی اس بات میں شامل ہو گئی ہے
کہ پانچ مسلمانوں کو شہدہ کر لیا جائے۔ یا ہندوستان سے نکال
دیا جائے۔ اور عجیب بات ہے۔ کہ ان کے ساتھ جینی بھی مل گئے
ہیں۔ جو ویدوں کو مانتے ہی نہیں۔ وہ بھی اس بات کے لئے اٹھ
کھڑے ہوئے ہیں۔ کہ

وید کا جھنڈا

ہندوستان میں گھرا کریں گے۔ حالانکہ وہ ہم سے بھی زیادہ ویدوں
کے مخالف ہیں۔ ہم احمدی مسلمان تو یہ کہتے ہیں۔ کہ وید کسی زمانہ میں
خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے۔ مگر جینی ان کو ناپاک کتاب سمجھتے
ہیں۔ باوجود اس کے عجیب بات ہے۔ کہ مسلمانوں کے خلاف

جینی بھی ہندوؤں سے مل گئے ہیں۔ پھر سکھ بھی ان کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ حالانکہ انہیں ہندو مذہب سے کوئی مودت نہیں ہے۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ ان کے گوروؤں نے دیدوں کی سخت مذمت کی ہے اور اسلامی اسکالم کی تعریف کی ہے۔ مگر ہندوؤں کی چالاکی اور ہوشیاری سے ان کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔ ہمیں اس پر گور نہیں کیونکہ ہر قوم اپنے بڑے بولسلی مناسب سمجھتی ہے۔ اس پر عمل کرتی ہے مگر اپنے آپ پر غصہ ضرور آتا ہے۔ کہ ہندوؤں نے تو سکھوں کو ملا لیا جن سے سکھوں کو کوئی تعلق نہ تھا۔ اور ہم نے اس کے لئے کچھ کوشش نہ کی۔ جن سے سکھوں کو مذہبی لحاظ سے بہت قریب کا تعلق تھا۔ غرض ان مختلف لوگوں نے

مسلمانوں کے خلاف اتحاد

کر لیا ہے۔ جن کے لئے اتحاد ممکن نہ تھا۔ اور انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ یا تو مسلمانوں کو ہندو بنا لینگے۔ یا اس ملک سے نکال دیں گے۔ پبلک میں اس کے لئے تقریریں کی جاتی ہیں۔ اخباروں میں مضامین شائع کئے جا رہے ہیں۔ پھر ہی نہیں کہا جاتا۔ کہ ہندوستان سے مسلمانوں کو نکال دینگے۔ بلکہ ہمارا تک کہا جاتا ہے۔ کہ

مکہ اور مدینہ پر اوم کا جھنڈا

کھاڑینگے۔ یہ اوم کا جھنڈا تو شخص بہا نہ ہے۔ اور مسلمان اس کا مطلب نہیں سمجھے۔ مطلب ان کا یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال کر یا ہندو بنا کر اپنے ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کرینگے اور پھر اپنی نوج بیکر مکہ اور مدینہ کو فتح کر کے دنیا کو بتائیں گے۔ کہ جس جگہ کے متعلق مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ وہ خدا کی حفاظت میں ہے۔ اسے ہم نے فتح کیا یا نہیں۔ اگر ہندوستان سے مسلمان نکال دیئے جائیں۔ اور یہاں

ہندوؤں کی حکومت

قائم ہو جائے۔ تو یہ اتنی بڑی طاقت ہوگی۔ کہ کوئی اسلامی ملک اس کا مقابلہ نہ کر سکیگا۔ ایران اور افغانستان کی آبادی ملکر چند کروڑ بنتی ہے اور وہ ۳۳ کروڑ آبادی کا کہاں مقابلہ کر سکتی ہے۔ غرض ہندوؤں کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کر کے مسلمانوں سے پرانا بدلہ لیں۔ کہ اگر مسلمانوں نے ہندوستان میں اگر حکومت کی تھی۔ تو ہم نے بھی بڑے تلوار مکہ اور مدینہ کو فتح کر لیا اب خود کرو۔ اول تو یہی بات ہر ایک مسلمان کے بدن پر رشتہ پیدا کر دینے والی ہے۔ کہ ہر کروڑ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ یہ کوئی سمرتی بات نہیں ہے۔

ایک قیامت

ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے برپا ہوگی۔ لیکن اگر ہی ہونا۔ تو بھی بڑے فکر اور اندیشہ کی بات تھی۔ مگر اسی پر بس نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کا یہ مٹنا ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کے بعد عرب پر

حملہ کیا جائے۔ اور مکہ کو جو

توجہ دیکھو

ہے۔ بتوں کا مندر بنا دیا جائے۔ پس اس وقت ہندوستان میں مسلمانوں کی حفاظت کا ہی سوال نہیں۔ بلکہ

اسلام کی حفاظت کا سوال

ہے۔ اگر واقعہ میں اس قسم کی حکومت ہندوستان میں قائم ہو جائے کہ ہر طرف ہندو ہی ہندو ہوں۔ اور کوئی مسلمان ہندوستان میں نہ رہے۔ تو پھر کسی مسلمان حکومت کے لئے بھی کوئی ٹھکانہ نہیں۔ لیکن اگر

ہندوستان میں مسلمانوں کا عنصر

مضبوط ہو۔ جو ہندوؤں کو من مانی کارروائیاں نہ کرنے دے۔ تو ہندوؤں کو بھی یہ خطرہ ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم نے ہی اسلامی ملک پر حملہ کیا۔ تو ہم بھی اس سے نہیں رہ سکیں گے۔ اس وجہ سے چند کسی بیرونی اسلامی ملک پر حملہ کرنے کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ یہ مسئلہ ہے۔ جس پر اس وقت مسلمانوں کو غور کرنا ہے۔ دیکھو اگر ایک زمیندار کی بیٹ کا سوال ہو۔ تو اس کے لئے کس قدر زمینیں جو ش دکھاتے ہیں۔ مگر آج تو یہ سوال درپیش ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں سے کہہ رہے ہیں۔

اب تم نہیں یا ہم نہیں

پھر اگر ایک کنال زمین کا جھگڑا ہو۔ تو زمیندار اپنے بچوں کو بیکر لئے جا کھڑا ہوتا ہے۔ اور کہتا ہے آج ہم مر جائیں گے یا اپنے دشمنوں کو مار دینگے۔ مگر جو سوال ہمارے سامنے ہے۔ وہ کسی کیفیت کا سوال نہیں۔ کسی گاؤں کا سوال نہیں۔ کسی ضلع کا سوال نہیں۔ کسی صوبہ کا سوال نہیں۔ کسی ملک کا سوال نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کا بھی سوال نہیں۔ دنیا کی اس زندگی اور اگلی زندگی کا سوال ہے۔ اور وہ یہ کہ

اسلام قائم رہینگا یا نہیں

ایک بہت بڑی قوم اسلام پر حملہ آور ہے۔ جو روز بروز اپنے خطرناک ارادوں کو ظاہر کر رہی ہے۔ اور ہر روز اس کے ارادے خطرناک ہو رہے ہیں۔ تو اس ارادہ کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ کہ ملک کی پہلی حالت کو بدل کر اپنی حکومت قائم کرے۔ جو اسلامی حکومتوں کو مٹا دے۔ اور کوئی مسلمان دنیا میں باقی نہ چھوڑے۔ کیونکہ کون خیال کر سکتا ہے۔ کہ اوم کا جھنڈا مگر پر گاڑا جائے۔ درآں حالیکہ کوئی اسلامی حکومت دنیا میں باقی ہو۔ یا کوئی مسلمان ہی زندہ ہو۔ پس جب کوئی قوم یہ کہتی ہے۔ کہ وہ مکہ پر اپنا مذہبی جھنڈا لگا رہیگی۔ تو دوسرے نظروں میں اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ ایک مسلمان کو بھی دنیا میں زندہ نہ چھوڑینگی۔ اور ایک بھی اسلامی حکومت نہ باقی رہے گی۔ کیونکہ جب تک کوئی اسلامی حکومت باقی ہو۔ یا ایک ہی سچا مسلمان زندہ ہو۔ اپنی جان دیدینگا

مگر زندہ رہے کبھی گوارا نہ کریگا۔ کہ مکہ پر اوم کا جھنڈا کسی کو گاڑنے دے پس جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے۔ یہ کوئی مذہبی دال نہیں۔ اگر یہ بھی سوال ہوتا۔ تو مختلف مذاہب ملے ہی ہیں ایک دوسرے سے زمین آسماں کا فرق ہے۔ وہ مسلمانوں کے خلاف کیوں مل جاتے۔ دراصل یہ سیاسی سوال ہے۔ ورنہ جینیوں اور سکھوں کا ہندوؤں سے کیا تعلق یہ لوگ اسلام کی نسبت ہندو مذہب کے زیادہ دشمن ہیں۔ ان کے اتحاد سے یقیناً معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مذہبی سوال نہیں۔ بلکہ سیاسی ہے۔ پس اوم کے جھنڈے سے مراد اوم کا جھنڈا نہیں۔ بلکہ ہندوؤں کی حکومت اور

بہیوں کی حکومت کا جھنڈا

ہے۔ جسے کہ پر گاڑنا چاہتے ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں۔ ایسی حالت میں کسی اسلامی فرقہ کو جو دوسرے فرقہ کو کا فر ہی سمجھتا ہو۔

اتحاد کرنے میں کیا عذر ہو سکتا ہے

ہندوؤں کے ان ارادوں کا کہ کہ پر اپنی حکومت کا جھنڈا لگانا ہے احمدی یا غیر احمدی شیعہ یا سنی کے سوال سے کیا تعلق۔ فرض کرو شیعیت ہی سچی ہے۔ لیکن جب کہ ہندوؤں کا جھنڈا لگا لگاؤ گیا شیعیت باقی رہ جائیگی۔ یا احمدیت سچی ہے ہمارے عقیدہ کے رو سے۔ کیا وہ باقی رہ جائیگی۔ یا اگر حضرت سچی ہے۔ تو وہ باقی رہ جائیگی۔ یہ دیکھو کوئی اسلامی فرقہ بھی باقی نہیں رہ جائیگا۔ سب ٹینگے۔ یہ کہہ دینا کہ

مکہ کی حفاظت

خدا کا کام ہے۔ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں سخت نادانی ہے۔ کیا خدا کا کام خدا ہی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کرنا تھا۔ اور کیا مکہ کی حفاظت کسی طرح ہی قرآن کریم میں آپ کے متعلق نہیں آتا۔ کہ واللہ یحفظکم من الناس۔ پھر کیا صحابہ آپ کا پرہ نہیں دیتے تھے۔ حدیثوں سے پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک قبیلہ کے لوگ آتے اور آکر آپ کا پرہ دیتے۔ حالانکہ اس وقت مدینہ پر اسلامی حکومت تھی۔ اور ایسے جان نثار ہو کر دتے۔ کہ کبھی

جنگ بدر کے موقعہ

پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے پوچھا۔ تمہاری کیا منتا ہے۔ تو اس وقت ایک صحابی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ جو آپ کی مرضی وہی ہماری مرضی ہے۔ ایک اور جہا جرنے بھی ہی کہا۔ اس وقت تک انصار کم اور جہا جرنے زیادہ تھے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کی رائے معلوم کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ نہیں رائے دو میں ملنے پوچھتا ہوں۔ اس وقت انصار نے سمجھا کہ ہم سے پوچھتے ہیں۔ امتبا میں ان سے ایک معاہدہ ہوا تھا۔ جس میں یہ شرط تھی۔ کہ اگر دشمن مدینہ پر حملہ کریگا۔ تو ہم لڑیں گے۔ لیکن مدینہ سے باہر جا کر نہیں لڑینگے۔ اب باہر جا کر لڑنا تھا۔ اسلئے ان سے پوچھا گیا تھا۔ ایک انصاری نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ وہ زمانہ اور تھا۔ جب ہم نے آپ سے معاہدہ کیا تھا۔ جب ہم نے آپ کو خدا کا سچا رسول مان لیا۔ تو پھر معاہدہ کیا۔ آپ تو یہاں فرماتے ہیں۔ اگر آپ کہیں تو ہم

امریکہ میں تبلیغ اسلام

ہجرت

میں نیویارک۔ نیوآرک۔ بروکلین۔ انڈیانیس۔ سنٹاٹا اور ڈیٹروئٹ کا دورہ کر کے بحیرہ ریت تک گئے۔ نیویارک میں ہمیشہ ہی تبلیغی کام زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن وہاں زیادہ عرصہ قیام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مرکز کا خیال رہتا ہے۔ نیویارک میں لیکچروں کے لئے اس قدر دعوتیں آتی ہیں کہ میں قبول نہیں کر سکتا۔ اور اس کی وجہ صرف قلت وقت ہے۔ اس سفر میں خط و کتابت کا کام بخوبی نہیں ہو سکا۔ ایک تو لیکچروں ملاقاتوں کا سلسلہ زیادہ رہا۔ دوسرے۔ ادن تک میں سخت بیمار رہا اس طرح بہت سے خطوط جمع ہوتے رہے۔ اور جواب دیا جا سکا۔ آج تک گواہیں آئے ہوئے ۸ دن ہو گئے ہیں۔ اور تمام دن تحریری کام کرتا رہتا ہوں۔ لیکن پھر بھی ابھی تک تمام خطوط کے جواب ختم نہیں ہوئے۔

شہر ڈیٹروئٹ میں تین دن ٹھہرا۔ سید عبدالرحمن صاحب کی کوششوں سے دو صاحبان نے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب کی بیعت کی۔ اور ایک امریش لیڈری ہی انہی کی تبلیغ سے اسلام لائی۔ ہمارا کام بفضل تعالیٰ بڑھ رہا ہے۔ مگر اس سرعت سے

نہیں بڑھ رہا۔ جیسے کہ اس کے ذرائع اور مواقع ہیں۔ اگر ان تمام ذرائع اور مواقع سے کما حقہ فائدہ اٹھایا جائے تو اوجیت امریکہ کی ہر اک ریاست میں پہنچ سکتی ہے۔ میں نے ان حالات کو مد نظر رکھ کر میوزک دعوت تبلیغ کو ایک نئی سکیم بنا کر بھیجی ہے۔ یہاں پر ایک مشنری کام نہیں ہے۔ بلکہ کئی مشنریوں کا کام ہے۔ میں جب نیویارک سے واپس آئے گا۔ تو وہاں کی جامعیت سے وعدہ کیا۔ کہ پھر بلڈ ایس آکر ان میں کچھ عرصہ ٹھہروں گا۔ یہی وعدہ انڈیانیس میں بھی کیا۔ ایسا ہی سنٹاٹا میں کہا۔ ڈیٹروئٹ میں لوگوں کو ایسے ہی الفاظ سے تسلی دی بیڈٹ وٹس والوں کو یہی تسلی بخش نظر آتا رہتا ہوں۔ جب شکاگو پہنچا ہوں تو یہاں کے لوگ ایک وسیع ہالی لیکر دو ماہ کے لئے یا قاعدہ لیکر دوانا چاہتے ہیں۔ تمام جگہوں سے جہاں وعدے کر آیا تھا۔ خط آتے ہیں کہ وہ لوگ میرے منتظر ہیں۔ ادھر میں حیران ہوں کہ کیا کروں۔ دور سے نہایت ہی ضروری ہیں۔ ایک تو مختلف شہروں میں تبلیغ ہو جاتی ہے۔ دوسرے جماعتوں میں ایک تازہ روح پیدا ہو جاتی ہے۔ فطرت ایک گڈ ریہ کی مانند ہے۔ اگر گڈ ریہ بھڑکوں سے بہت دور نکل جائے۔ اور بہت دیر کے لئے نکل جائے۔ تو اس کی بھڑکوں کو بھڑکیے کا خطرہ رہتا ہے۔ اس واسطے جب میں خاصکر نیویارک جانا ہوں۔ تو مجھے شکاگو کے لئے بہت فکر رہتا ہے۔ شکاگو سے نیویارک

پاس حکومت نہیں۔ تجارت نہیں۔ بنک نہیں۔ عرب نہیں۔ مگر ہندوؤں کے پاس یہ سب باتیں ہیں۔ جن سے وہ

گھر و مسلمانوں پر دیاؤ

ڈال سکتے اور گڑھ کر سکتے ہیں۔ ہندوؤں کو صرف اپنا نشانہ اور مددگار نہیں کر سکتی دیر ہے۔ ہزاروں لوگ ایسے موجود ہیں۔ جو ان کے لاپے میں آکر ہندو ہو جائیں گے۔ یہ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ ہر وہ طریق جو جائز ہو۔ اور جو فتنہ و فساد سے آگاہ ہو۔ اسے اختیار کریں۔ اور ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ اتحاد سے اس حملہ کا مقابلہ کیا جائے۔ یقیناً اسلام میں اس وقت ہی وہ قوت اور طاقت موجود ہے۔ کہ اسے غلبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس وقت ہی ایسے دلائل اور براہین حاصل ہیں کہ ہندو دیکھا۔

کوئی قوم ہی اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی

مگر ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ان کو دنیا تک پہنچایا جائے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے ذریعہ

چمکتی ہوئی تلوار

مسلمانوں کو دی ہے۔ اب ضرورت ہے۔ کہ اس تلوار کے چلانے والے ہر جگہ ہوں۔ میں

اپنی جماعت کے دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ چھوٹے چھوٹے اختلاف مثلاً کریم کے لئے تیار ہو جائیں۔ اگر کوئی اہل بیت میرے کھڑے ہو کر گایاں بھی دیتا ہو۔ تب ہی اس کی مدد کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور اسے کہو۔ اس وقت ہم اسلام کو بچانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح خواہ کوئی تمہارا کتنا ہی دشمن ہو اس کی دشمنی کو نظر انداز کر دو۔ اگر کوئی گالی دے۔ تو تم اسے دعا دو۔ اگر کوئی نہیں تھپڑ مارے۔ تو اس کا بوجھ اٹھا لو۔ تاہم میں یہ تبدیلی دیکھ کر اس میں ہی تبدیلی پیدا ہو۔ اور وہ بھی

اسلام کی خدمت

کے لئے تیار ہو جائیں۔ ضرورت ہے کہ تم لوگ خود دکھاؤ اگر تم خود دکھاؤ گے۔ تو دوسروں میں ہی ضرورت پیدا ہو جائیگی۔ اور مسلمانوں میں وہ روح نظر آنے لگی جو زندگی کی علامت ہوتی ہے۔ جسے دیکھ کر دشمن ہلوس ہو جائیگا۔ اپنی ناکامی اور نامرادی اپنی ذلت اور شکست اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لیگا۔ اور جیسا کہ آدم کا جہنم اکر میں گڑے

اسلام کا جھنڈا

سای دنیا میں کھڑا جا بیگا۔ اس خوبیاں ہی طرح کچھ اور یہ وقت بہت نازک ہے۔ دیر اور سستی کا قطعاً موقع نہیں۔ میں اپنے سب دوستوں سے چاہتا ہوں کہ کبھی سے ہی وہ انگریز خاص تبدیلی پیدا کریں۔ اور دوسروں کو اس وقت کی نزاکت سمجھائیں۔ پس یحییٰ سے اپنے چھوٹے چھوٹے اختلاف مثلاً دو۔ اور متفقہ اور متحدہ دشمن کا مقابلہ کر دو۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کی مدد کرے۔

اصیبن

سمندر میں گھوڑے ڈال دیئے۔ آپ کے دائیں اور بائیں رہیں گے۔ اور آپ تک کوئی دشمن اس وقت تک نہ پہنچ سکیگا۔ جب تک ہمارے لاشوں کو روہنما ہوتا نہ ہو سکیگا۔

پھر حدیثوں سے ثابت ہے۔

سب سے بہادر صحابی

وہ مجھ جانا تھا جو وہ ان جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھڑا ہو کر لڑتا تھا۔ کیونکہ حملہ کا سارا زور اس جگہ ہوتا تھا میں پر چھتا ہوں۔ جب خدا تعالیٰ نے آپ کے متعلق یہ حدیث صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا ہے۔ تو پھر حفاظت کی کیا ضرورت تھی۔ چاہیے تھا۔ صحابہ آپ کو آگے کر دیتے اور خود پیچھے بھاگ جایا کرتے۔ مگر ایسا نہیں کیا جاتا تھا۔ بلکہ حفاظت کی پوری پوری کوشش کی جاتی تھی۔

پس یہ ہونا کہہ کی حفاظت کی ہیں ضرورت نہیں۔

سخت نادانی کی بات

ہے۔ کہ اور میرے خواہ کتنی ہی محترم جگہ ہوں۔ مگر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نہیں ہو سکتیں۔ میرے کی برکت کیوں ہے۔ مگر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی برکت کی وجہ سے۔ اسی طرح گناہ کی برکت کیوں ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وجہ سے۔ پس جن کی وجہ سے ان مقامات کو برکت حاصل ہوئی۔ وہ زیادہ مبارک ہیں۔ یا یہ جگہیں۔ کہ حقیقتاً کیا ہے۔ اینٹ پتھروں کی عمارتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو

خدا تعالیٰ کے زندہ نور

تھے یا کچھ مٹنے سے ایمان اور نور مٹتا تھا۔ مگر کہہ کے مٹنے سے کیا مٹ جاتا۔ پس اگر کسی کی حفاظت کی ضرورت تھی۔ تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود تھا۔ بے شک کہ اور مدینہ کی حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے کیا ہے۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے وعدہ سے زیادہ نہیں۔ اور اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے

ظاہری تدبیریں

ضروری تھیں۔ تو کہہ کی حفاظت کے لئے کیوں نہیں۔

پس اس حملہ کے مقابلہ کے لئے جو اسلام کو مٹانے کے لئے کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کو دیکھ کر نا چاہیے۔ کہ اسلام کو مٹ جائے دیا جائے۔ یا بچانے کی کوشش کی جائے۔ کوئی بھی مسلمان پہلا دلا کھی پر پسند نہ کرے۔ کہ اسلام مٹ جائے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب جماعتیں خواہ وہ مسنی ہوں یا شیعو۔ جیکڑ الوی ہوں۔ یا حتیٰ احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ مل جائیں۔ اور ایسی تدبیر اختیار کریں۔

کہ ہندوستان کا کوئی خیلدان اور کوئی کونہریا نہ رہ جائے۔ جس میں ہندوؤں کے اس حملہ کا جواب دینے والا کوئی ذکوئی موجود نہ ہو۔ جب تک اس ارادہ اور اس عزم کے ساتھ مسلمان کھڑے نہ ہوں گے۔ اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اس وقت مسلمانوں کے

ایک ہزار سول کے فاصلہ پر ہے۔ اور ہم ڈالر کر ایہ خرچ ہوتی ہے
 میں جناب مفتی محمد صادق صاحب دہرہ فیروز صاحب الدین صاحب دین
 عبد الحمید صاحب آغا لاہور کے قیمتی مشوروں کا بہت ہی ممنون
 ہوں۔ نیز سید عبدالرحمن صاحب۔ شیخ کرم الہی صاحب۔ مسٹر
 عاشق احمد مسٹر یوسف کی ہمان لوزی کا بہت ہی مشکور ہوں
 کہ انہوں نے میرے لئے بہت تکلیف اٹھائی۔ جہاں اللہ احسن الخیر
 جس اجاب اپنے لفاظیہ میرے نام کے آخر میں صاحب
 یا احمدی کا لفظ بڑھادیتے ہیں۔ جو کہ ان حالک میں ہرگز ضروری
 نہیں۔ بلکہ اکثر اوقات تکلیف کا موجب بنانا ہے۔ اس لئے ان
 سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ براہ کرم وہ میرے نام کے آخر صاحب
 یا احمدی نہ تحریر فرمادیں۔ صرف میرا نام لکھا کریں۔

فوریات خان
 4448 - Wabash Avenue
 Chicago. (U.S.A. America)

چودھری ظہور حسین بی بی کے انتقال

ہنایت انوس ہے۔ کہ جماعت شامہ کے ایک معزز و محترم
 کارکن جناب چودھری ظہور حسین صاحبہ بی بی۔ اس دار فانی سے
 بوقت تقریباً تیس سال اپنے دین موضع چودھری والا۔ تحصیل بٹارہ۔ ضلع
 گورداسپور میں انتقال فرما گئے۔ انشاء اللہ انا نبیہ راجون۔ چودھری
 صاحبہ مرحومہ و مغفورہ نے اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے کی
 ڈگری حاصل کی تھی۔ اور ۱۹۱۷ء یا ۱۹۱۸ء میں شامہ آرگلاز میں
 اختیار فرمائی۔ ابتداً پندرہ ماہ دفتر ڈی۔ ایم۔ ایس۔ آرمی ہیڈ کوارٹر
 میں کام کیا۔ ازاں بعد فوڈ سٹاف بورڈ (Food Staff Board) میں
 کچھ عرصہ کام کرتے رہے۔ پھر حکم آج دہرہ فیروز میں منتقل ملازمت
 حاصل کی۔ گذشتہ دو سال سے کم و بیش چودھری صاحبہ مرحومہ
 کی صحت خراب ہو رہی تھی۔ آخر کار مرض نے تپ دق کی صورت
 اختیار کی جس سے وہ جاں بردہ ہو سکے۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء سے وہ
 دفتر سے رخصت پر تھے اور اپنے وطن میں علاج کرا رہے
 تھے۔ چودھری صاحبہ مرحومہ ایک ہنایت خالص کارکن تھے جنہیں
 شامہ کی طرف سے وہ جنرل سکریٹری کے طور پر جتناڑتے تھے۔ ہنایت
 کم گوگرو صاحبہ الراء تھے۔ اپنے مکان کا ایک حصہ انجن کے
 ہفتہ وار اجلاس اور نماز جمعہ کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آخری
 وقت تک چندہ ادا کرتے رہے۔ مرکز کی ہر ایک تحریک میں حصہ
 لیتے رہے۔ چودھری صاحبہ مرحومہ نے تین بیٹے اور ایک بیوہ
 چھوٹی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ چودھری صاحبہ
 مرحومہ کے والد صاحب اپنے علاقہ میں ذیلدار ہیں۔ اپنے خاندان
 میں احمدیت کا شرف صرف انہیں کو حاصل ہوتا تھا۔ شامہ میں بل تلافی

فقہان میں چودھری صاحبہ کے خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی
 ہے۔ اور دعا کرتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ چودھری صاحبہ مرحومہ کے
 بچوں کو اپنے باپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ ان کا ایک
 بیٹی بھی نامہ علی ان ہی کے ذمہ فرما کر احمدیت کی سعادت حاصل
 کر چکا ہے۔

علاوہ مذکورہ فریبوں کے چودھری صاحبہ مرحومہ میں فیض
 عام کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کئی ایک طالب علم اصحاب کی
 ماہوار امداد کرتے تھے۔ یہ فیض عام صرف احمدیوں تک ہی محدود
 نہ تھا۔ اپنے نواسے کے ایک ہندو طالب کو بھی انٹرنس کی تعلیم تک
 خرچ امداد کرتے رہے۔

جماعت شامہ سے تین اصحاب پہلے ہی انتقال فرما چکے
 ہیں۔ جنہوں ہی ہنایت خالص تھے۔ (۱) بابو محمد یوسف صاحب
 ہیڈ کلاڑک حکمہ آب دہرا۔ دوئم شیخ کلن صاحب مرحوم ڈسویٹ
 ڈاکٹر محمد حسن خان صاحب۔ ہر سہ اصحاب انجن احمدیہ شامہ کے
 ہنایت قیمتی اور خالص کارکن تھے۔ اور جماعت شامہ کو ان کی وفات
 سے ہنایت مدد پہنچا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری
 جماعت کو نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

(برکت علی امیر جماعت احمدیہ شامہ)

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی دعا سے سزائے پھانسی سے خلعی

احقر نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر
 بیعت کی تھی۔ مگر یو جری سوسائٹی اور جابلاد مسروہیتوں کے عاجز
 نہ تو کوئی دینی خدمت ہی کر سکا اور نہ کبھی ایسا خیال پیدا ہوا۔ اسی اثناء
 میں گذشتہ سال یعنی جولائی ۱۹۲۶ء میں ایک قتل اور ایک کو مفروضہ
 کرنے کے جرم میں احقر معرہ بار دیگر شامہ کے ۳۶۶ تہذیب ہند
 کے روسے عدالت میں چلان کیا گیا۔ جہاں بعد تحقیقات ۱۵ جنوری
 ۱۹۲۷ء کو سشن جج گوجراوالہ نے میرے تین ساتھی ملزمان کو ہا کر دیا
 اور عاجز اور بیچارہ جیازاد بھائی جید کو دفعہ ۳۶۶ کے ماتحت پھانسی اور
 دفعہ ۳۰۶ کے ماتحت حبس دوام بعورہ دریا کے شور کی سزا دی
 دیں۔ بندہ نے اسی وقت درج ذیل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا
 کی۔ کہ خداوند ارب ایسے اسباب پیدا کر کہ میری اپیل ہائیکورٹ
 میں دائر ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول
 کیا۔ اور چودھری محمد شریف صاحب سکریٹری احقر۔ جماعت قیرونہ
 اور دو اور دوست سمیمان نذر محمد مراد علی میری امداد
 کے لئے کھڑے ہو گئے۔ چنانچہ ان مہربانوں نے چودھری

ظفر اوی خان صاحب و مسٹر ایم سلیم میر سٹران کو دکلا پیر دکار مفرد
 کیا۔ چودھری ظفر اللہ خان صاحب میر سٹران نے مقدمہ لیتے ہی حضرت
 خلیفہ ثانی کے حضور دعا کے لئے لکھا۔ عاجز نے ہی متعدد بار حضرت
 صاحب کے حضور دعاؤں کے لئے عرضداشتیں روانہ کیں۔ اور
 اللہ تعالیٰ سے خود ہی دعائیں کیں۔ اور دوبارہ بیعت بذریعہ خط بھائی
 کی کوٹھڑی جمیل گوجراوالہ سے کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت
 خلیفہ ثانی کی دعاؤں اور چودھری ظفر اللہ خان صاحب میر سٹران
 پیر دکار کی دعاؤں اور تیار ای میل کی وجہ سے اس مقدمہ اپنے
 چچا زاد بھائی جید ۹ مئی ۱۹۲۷ء کو سٹریٹس براڈوے ڈسٹریکٹ
 سٹریٹس سکسپ ججان ہائی کورٹ پنجاب لاہور سے بری رہا (رہا) کر دیا
 گیا۔ اور ہم دونوں ۱۲ مئی بروز جمعرات بوقت ۳ بجے دوپہر وارٹ
 رہائی عدالت عالیہ لاہور سے آئے۔ رہا ہو گئے۔ ہم ہر دو بھائیوں
 کی رہائی جو حضرت خلیفہ ثانی کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ ہمارے
 لئے سلسلہ حمدیہ کی صداقت کا سچہ ہے۔ میں اپنے احمدی بھائیوں
 سے بذریعہ الفضل دعا کا خواہاں ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے دین کا
 سچا خادم بنائے۔ دوستوں کی دعاؤں کا مستحق رحمت علی
 نہ بندہ۔ فیروزوالہ ضلع گوجراوالہ 559

مسلمان مین پوری کا جلسہ

مسلمان مین پوری کا ایک جلسہ محمدی بارہا تھا جس کو سبھی کی صدارت
 میں ۱۲ مئی ۱۹۲۵ء بوقت ۵ بجے شام بمقام شہر مین پوری بر مکان جناب
 صدر مشفق ہوا۔ اور مندرجہ ذیل تجاویز پیش ہو کر بیچارہ خاندان کی منظور ہو گیا
 (۱) یہ جلسہ مسلمان مین پوری مشرقی انتخاب کے خلافت آواز بلند کرتا ہے اور خیال
 کرتا ہے کہ انتخاب کا موجودہ طرز عمل جو کونسل اور دوسری لوکل جماعت
 میں مشتمل ہے۔ وہ ان کے حقوق کی بگاڑا شنت کیلئے اشد ضروری ہے۔
 (۲) جو حضرات مشرقی انتخاب کے حامی ہیں۔ وہ مسلم
 پبلک کی رائے کی توجہ نہیں کرتے۔ بلکہ خود اپنی ذاتی رائے
 کا اظہار کرتے ہیں۔ اندازہ جلسہ ان حضرات کو جو مشرقی انتخاب
 کے حامی ہیں مشورہ دیتا ہے۔ کہ وہ اپنی جگہوں سے مستعفی ہو کر
 اپنے نئے اصول کی بنا پر انتخاب کرائیں اور اپنی رائے کی صداقت
 کو جانیں۔
 (۳) یہ جلسہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے معاملات میں گورنمنٹ کی
 مداخلت کو بہ نظر نہیں دیکھتا اور اسکے برخلاف آواز
 بلند کرتا ہے۔ یہ جلسہ اس چائنسلر اور پروفیسر چائنسلر پر اظہار
 اعتماد کرتا ہے۔ اور امید کرتا ہے۔ کہ ارباب یونیورسٹی یونیورسٹی
 کے معاملات میں ضروری اصلاحات عمل میں لائیں گے۔
 (نامہ نگار)

معاویہ جہاد سلسلہ احمدیہ

سن رائٹر

جناب چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ریٹائرڈ نے ۳۴۳ خریداریہ کے نام سن رائٹر کے لئے دیئے ہیں جزاء اللہ ان اجزاء۔ جناب محمد سعید احمدی لکڑی سرگودھا خریدار۔ جناب اے بی ابراہیم سیون ۲ خریدار۔ جناب غلام صدیقی صاحب پیرانہ خریدار سید فخر الاسلام صاحب اور سید جکال۔ ۳ خریدار۔ ریویو انگریزی کے لئے ۳ خریدار۔

مصبیح

سید عزیز اللہ شاہ صاحب بالاکوٹ ایک خریدار۔ چوہدری محمد عبداللہ صاحب منگوسے ایک خریدار۔ خواجہ محمد شریف صاحب ٹیپیک خریدار۔ بابو عبدالرحیم صاحب شیخ فاضل ضلع ننکرہ ایک خریدار۔ ملک شاہ دین صاحب ننکواری صوبہ گجرات۔ ایک خریدار۔ منشی عبدالسمیع صاحب قادیان۔ ایک خریدار۔ ماسٹر صدر الدین صاحب سیکڑی انجمن کوہاٹ۔ ایک خریدار۔ اہلیہ صاحبہ مستری اللہ بخش صاحب قادیان ایک خریدار۔

الفضل

ڈاکٹر احمد خان صاحب بودھ پور۔ ایک خریدار۔ شیخ کریم بخش صاحب نوشہرہ ایک خریدار۔ ملک حیات محمد صاحب پراچہ بہرہ ایک خریدار۔ مفتی محمد صادق صاحب قادیان ایک خریدار۔ حکیم محمد عمر صاحب قادیان ایک خریدار۔

اجاب جماعت کو توسیع اشاعت میں پوری توجہ دینی چاہیے۔

۲۵ پونڈ کا عطیہ

جناب سیٹھ ایچ رحمت اللہ صاحب عثمان شاہی ملو حیدر آباد دکن نے کرمی سیٹھ عبداللہ دین صاحب کی معرفت ۲۵ پونڈ بھجوائے تائے انگریزی ریویو رنڈن ان کی کاپیاں ان کی طرف سے یورپ میں تقسیم کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ محترم موصوف کو جزاء خیر بخشے۔ اور پیش از پیش عذات اسلام کی توفیق دے۔ ضرورت ہے اس بات کی کہ ذی وجاہت و ذی ثروت اصحاب حفاظت و اشاعت اسلام کی طرف متوجہ ہوں۔ اور اس مثال کی تقلید کریں۔

شکریہ

روح منشی محمد الدین صاحب اپیل نوس شہر سیالکوٹ کے فرزند مسٹر غلام فقیر نے شیخ احمد اللہ صاحب نوشہرہ کی تحریک پر سنبلہ صدر انجمن احمدیہ کے تمام اخبارات کے لئے خوب نذر میں دیئے۔ جزاء اللہ احسن الاجزاء۔

(ناظم طبع و اشاعت قادیان)

ضرورت

(۱) انگل کے ایک اسلامیہ کالج کھیلنے انگریزی۔ فارسی۔ عربی۔ ریاضی۔ فونٹ اور فلسفی کے چھ لیکچراروں کی۔ (۲) ایک معزز احمدی بھائی کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے انٹرنس تک تعلیم یافتہ کی جو ساتویں جماعت تک تعلیم دے سکے۔ تنخواہ عنق روپیہ ماہوار علاوہ کھانا اور مکان ہوگی۔ (۳) ایک معزز احمدی بھائی کو ایک باورچی کی تنخواہ منگوانے کے لئے۔

(۴) ایک احمدی بھائی کو نجی کام کرنے والے آدمی کی ضرورت ہے۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار علاوہ کھانا ہوگی۔ خواہشمند بہت جلد اپنی اپنی درخواست بعد تقدیق چال عین سیکڑی امور عامہ یا امیر جماعت مقامی دفتر امور عامہ میں بھجوریں۔ نوٹ: اول الذکر پوسٹوں کیلئے نقول ساری فیکٹس ہی ساتھ بھیجئے ضروری ہیں۔ درخواست میں مخاطب پرنسپل کو کیا جائے۔ یہاں سے ان کی درخواستیں منزل مقصود تک پیجی جاویں گی۔

ایک احمدی نوجوان جو کسی قدر لکڑی کا کام جانتے ہیں۔ بوجہ غیر احمدی رشتہ داروں کے تعلقات قطع کر لینے کے چاہتے ہیں کہ کسی احمدی ذریعہ عمارتی اور فرنیچر کا کام سیکھ لیں۔ اور قابلیت کے مطابق کچھ نڈر کے لئے تنخواہ بھی ملتی رہے۔ ہذا بذریعہ اعلان اجاب کے درخواست ہو کہ اس احمدی نوجوان کو کوئی احمدی ماسٹر کام سکھائے اور اس کا عمل کرے۔ خط و کتابت بذریعہ امور عامہ کیجئے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

اشاعت (۱)

اشہار ذریعہ آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی باجلاس جناب شیخ محمد ظہیر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پی۔ ایس۔ سب حج بہادر بٹالہ۔ مقدمہ نمبر ۲۲۲/۲۷

نواب الدین شہور باو اولدھا کو اور امیں ساکن بٹالہ۔ مدعی۔ کامول ولد موح الدین اور امیں ساکن دہود تحصیل ضلع امرتسر مدعا علیہ دعویٰ۔ ۱۲۵/۱۲۵

مقدمہ مذکورہ بالا میں مدعا علیہ مذکور پر معمولی طریقہ سے تقبل نہیں ہوتی ہے۔ ہذا اشہار ذریعہ آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۵/۵ حاضر عدالت ہذا ہو کر بیروی و جواب دہی مقدمہ ہذا کی نہیں کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۲۷/۵/۱۳ ہر عدالت دستخط حاکم

اشہار ذریعہ آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی باجلاس جناب شیخ محمد ظہیر صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ پی۔ ایس۔ سب حج بہادر بٹالہ۔ مقدمہ نمبر ۲۲۲/۲۷

بخشی رام دلدرام چند برہمن ساکن کالہ سنگل تحصیل بٹالہ مدعی بن۔ بش سنگھ ولد گنا سنگھ رام گوہیہ ساکن ملک۔ والد اصل حکم سنگھ ولد موتی رام گوہیہ ساکن کالہ سنگل تحصیل بٹالہ۔ مدعا علیہ۔ دعویٰ۔ ۵۰/۱۔ ۵۰/۱

مقدمہ مذکورہ عنوان میں بش سنگھ مدعا علیہ کی تقبل معمولی طریقہ سے نہیں ہوتی ہے۔ ہذا اشہار ذریعہ آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور بتاریخ ۲۷/۵ وقت دس بجے صبح احالت یا وکالت حاضر عدالت ہذا ہو کر بیروی و جواب دہی مقدمہ ہذا کی نہیں کرے گا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ تحریر ۲۷/۵ ہر عدالت دستخط حاکم

ممنون اشہار

بعدالت صاحب سب حج بہادر پرگنہ اونہ۔ ضلع ہوشیار پور ۱۵۸۹

لخصن داس ولد مہیرا ایل قوم کھتری سکھ سنتو گھگھ گھ فنانہ و پرگنہ اونہ۔ مدعی

سمات عمری و نکو ولد مہر و قوم لیاری سکھ باہو۔ تھانہ و پرگنہ اونہ۔ مدعا علیہ۔ دعویٰ دلاپانے مبلغ مائے روپیہ بروئے نوشتہ ہی

مقدمہ مذکورہ عنوان میں نکو مدعا علیہ سے تقبل نہیں اور عارضی عدالت سے عہدہ کرنا ہے۔ ہذا بذریعہ اشہار ذریعہ آرڈرہ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ نامبروہ بتقریر ۲۷/۵ حاضر عدالت ہذا ہو کر بیروی و بیروی مقدمہ کرے۔ ورنہ کارروائی ضابطہ عمل میں آوے گی۔ تحریر ۲۷/۵ ہر عدالت دستخط حاکم

الفصل کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان سے باہر تمام علاقوں میں عقیدت کی آنکھوں سے پڑھا جاتا ہے۔ اجرت اشہار نہایت واجب ہے۔ فائدہ اٹھائیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نار تھو ویٹرن ریلوے نوش

آنے والی محرم کی تعطیلات کے موقع پر سو میل سے زیادہ سفر کے لئے نار تھو ویٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں پر ۲۲ جولائی سے لے کر ۱۹ جولائی ۱۹۲۷ء تک واپسی کے رعایتی ٹکٹ حسب ذیل شرح پر فروخت ہونگے جو ۱۸ جولائی ۱۹۲۷ء تک کام آسکیں گے۔

پہلا اور دوسرا درجہ - ایک فکاپورا دوسری طرف کا ایک تھائی کرایہ درمیانہ درجہ - ایک طرف کاپورا اور دوسری طرف کا نصف کرایہ + نار تھو ویٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس جے۔ ایچ۔ جی۔ پیز لاہور مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۲۷ء برائے ایجنٹ

ضرورت رشتہ

دو تعلیم یافتہ امور خانہ داری سے واقف - صحت اچھی سید زادیوں کے لئے ایسے رشتوں کی ضرورت ہے جو تعلیم یافتہ بے سر روزگار اور مخلص احمدی ہوں۔ رشتے سید ہونے چاہئیں۔ یا پھر زینبی یا منزل، خط و کتابت بنام خدیوہ احمد چغتائی اسٹنٹ ایڈیٹر الفضل قادیان

نکاح کی ضرورت

میرے ایک احمدی دوست کو جو نہایت مخلص تعلیم یافتہ ہے۔ اور روزگار بھرا محفول ہے۔ نکاح ثانی کی ضرورت ہے۔ ان کی پہلی بچی فوت ہو چکی ہے۔ رتی قوم کی یہ تعلیم یافتہ پابند صوم صلوات اور امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ایسا ہی ایک احمدی رتی کی تعلیم یافتہ کے لئے رشتہ درکار ہے۔ جو قوم شیخ قانڈوگو سے ہو۔ حاجت مند اجاباً ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔ شیخ سمیع اللہ احمدی کلرک لکھنور۔ علاقہ جموں

ضرورت ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے تین نارمل پاس اساتذہ کی ضرورت ہے۔ درخواست کنندگان نو جوان مستعد اور کھیلوں میں حصہ لینے والے ہوں۔ تنخواہ محفول حسب بیانات مع پراویڈنٹ فنڈ خاکسما محمد دین بیجڑ ہائی سکول - قادیان

سانپ اور بچھو کے کاٹنے سے متاثر ہو

قرص دفع زہر بچھو و سانپ تیار ہو گئے ہیں۔ چونکہ موسم گرما میں بچھو و سانپ کی کثرت ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث اکثر لوگ ان کے کاٹے ہوئے زہریلے اثر سے پریشان پھر کرتے ہیں۔ اور بروقت کسی مجرب دوا کے نہ ملنے کے جھاڑ بھونک کر دانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کی تکلیف میں کوئی خاص کمی نہیں ہوتی ہے۔ لہذا اپنا بک کے نفع و آرام کی خاطر یہ قرص جو سانپ اور بچھو کے زہریلے اثر کو دور کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوئے ہیں۔ ان کے لگاتے ہی زہر بلا اثر دور ہو کر آرام ہونے لگتا ہے۔ شہر کے میں پس ایسی نفع بخش دوا کا ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا باعث آرام ہے۔ تاکہ وقت بے وقت رات بے رات کام آوے قیمت ۱۲ قرصوں کی (دعہ) معہ ترکیب استعمال۔ خرچ پارسل بذمہ خریدار۔

نوٹ: زینائش کے ہمراہ ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے روانہ فرمادیتے ہیں۔ ورنہ تمبیل نہیں کی جائے گی۔

المشہرہ بینچر شفا خانہ سعادت منزل متعلقہ حکیم میر سعادت علی صاحب معالج امراض کہتہ متصل چوک پالہ شاہ علی بیڑہ حیدر آباد دکن

حاصل

(۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں۔ (۲) جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) جن کے ہاں اکثر وکیاں پیدا ہوتی ہوں (۴) جن کے گھر استسقا کی عادت ہو گئی ہو (۵) جن کے بانچھین کمزوری رحم سے ہوں۔ اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے ان گو دھری گویوں کا استعمال شد ضروری ہے۔ فی تولد پندرہ تین تولد کے لئے محمود لڑاک صوف چھ تولد تک خاص رعایت ہے۔

مسر مہ نور العین

اس کے اجزاء موتی و امیرا ہیں۔ اور یہ ان امراض کا مجرب علاج ہے۔ آنکھوں کی روشنی بڑھانے والا۔ دھند۔ غبار۔ جالہ۔ مگرے۔ خارش۔ ناخوشہ۔ بچھولا۔ ضعف چشم۔ پردال کا دشمن ہے۔ موتیابند دور کرتا ہے۔ آنکھوں کے لیسدا پانی کو روکنے میں بے مثل ہے۔ پلکوں کی سرخی اور موٹائی دور کرنے میں بے نظیر تحفہ ہے۔ گلی سڑی پلکوں کو تندرستی دینا۔ پلکوں کے گرے ہوئے بال از سر نو پیدا اور زینبائش دینا خدا کے فضل سے اس پر ختم ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے و پانچ

مفرح عروس زندگی

مدہ کے تمام فضلوں کو دور کرنے والی۔ مقوی دماغ محافظ روشنی چشم۔ نسیان کی دشمن اور ہجر کو طاقت دینے والی جوڑوں کے درد۔ سینہ کو مضبوط بنانے والی۔ مقوی اعضا۔ ربیبہ دوائی ہے۔ اس کا روزانہ استعمال صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت فی ڈبیر ایک ڈبیر چار آنہ دہرہ

مقوی دانت منجن

منہ کی بد بو دور کرتا ہے۔ دانتوں کی جڑیں کبھی ہی کمزور ہوں۔ دانت ہلنے ہوں۔ گوشت خوردہ سے تنگ آگئے ہوں دانتوں سے خون آتا ہو۔ پیپ آتی ہو۔ دانتوں میں میل جمتی ہو۔ اور زرد رنگ رہتے ہوں۔ اور منہ میں پانی آتا ہو اس منجن کے استعمال سے یہ سب نقص دور ہو جاتے ہیں۔ اور دانت موتی کی طرح چمکتے ہیں۔ اور منہ خوشبودار رہتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ روپے

النظام جان عبد اللہ جان معین صحت قادیان

ہندستان کی خبریں

(تجزیہ)

پر دہان ہندو بھلا لڑکانہ (سندھ) کے خلاف
 عبداللہ نامی ایک مسلمان نے تین بچوں کی ناجائز تراست کے
 متعلق جو دیوانی دعویٰ دائر کر رکھا تھا وہ عدالت ڈسٹرکٹ
 جج لاڈکانہ سے مد فرجہ خاتون کر دیا گیا۔ یہ وہی مقدمہ ہے
 جس پر پچھلے دنوں لاڈکانہ میں ہندو مسلمانوں کا فساد ہوا۔
 لاہور ۱۲ مئی۔ راجہ ہری کشن کول نے آج ریاست
 بھرت پور کے دیوان کے عہدہ کا چارج لے لیا۔

اس سال بناؤں کی ہندو یونیورسٹی کے پہلے دوسرے
 تیسرے اور پانچویں سال کی جماعتوں میں جو عورتیں تعلیم حاصل کرنے
 کے لئے شامل ہوئی۔ موجودہ سیشن میں ان میں سے پندرہ کو
 ۱۵-۱۵ ویں کے وظایف دیئے جائیں گے۔ یہ وظایف شریعتی
 ہاڈوی برلا کے نام سے ہونگے۔

امرتسر ۱۲ مئی۔ آج تین کی ہوم سوسائٹی کی جنرل
 میٹنگ فی فاطمہ بیگم صاحبہ نے امرتسر کی مسلم خواتین کے جلسہ
 میں تقریر کی۔ اور کہا۔ سوسائٹی پڑا خیاطی۔ کھانا پکانے اور دیگر
 امور کی جماعتیں لاہور میں ستورات کی تربیت کے لئے جاری رہی
 ہے۔ آپ نے امرتسر کی خواتین سے اپیل کی۔ کہ وہ اس سوسائٹی
 میں لاہور کی پیروی کریں۔ نقطہ ہی عملی تجویز ہے۔ جو کہ مسلم خواتین
 کو مصائب سے بچا سکتی ہے۔

پنجاب گزٹ کا ایک اعلان منظر ہے۔ کہ حکومت عورتوں
 کے لئے سیڈیکل اسکول قائم کرنے کی غرض سے زمین حاصل کرنے کا
 ارادہ رکھتی ہے۔ یہ زمین ۱۲۱۵۱۲ ایکڑ ہے۔ اور قلعہ گوبر سنگھ
 میں واقع ہے۔

امریکہ سے کرن سورتی کی واپسی پر مسٹر مینٹ
 نے دو دن ملاقات میں کہا۔ کہ امریکہ کے لوگوں نے کرن سورتی میں
 بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ لیکن یہ ملک ابھی ان کے پیغام کے لئے
 تیار نہیں ہیں۔

لاہور ۱۱ مئی۔ مسٹر نارڈ بوٹ اپنی جدید مشین کے
 ساتھ کل شام کو شمالی پنجاب اور موہڑ سرحدی کے ایک وسیع
 ہوائی دورہ کے بعد پونچے۔ آج صبح مسٹر موصوف شہر پر اڑے
 اور اشتہاری پمفلٹوں کا مینہ برسایا۔

پنڈا اور ۸ مئی۔ حادثہ فاجحہ لاہور کی جانگداز خیر سنگھ
 مسلمانان پشاور کا ایک عام جلسہ مورخہ ۸ مئی کو منعقد کرنے کا
 انتظام کیا جا رہا تھا۔ اور اشتہارات چھپنے کے لئے مطبعہ جاچکے
 تھے۔ مگر اسوں کے مورخہ ۸ مئی کو ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع پشاور نے
 جلسہ بند کر دیا۔

کلکتہ ۱۱ مئی۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے آج بھر پور
 کے جوہرات کی چوری کے مقدمہ میں اپنا فیصلہ سنا دیا۔ عدالت نے
 ہمارا ج سنگھ سختی ملزم کو قید کی بنا پر رہا کر دیا ہے۔

مسلمانان کانپور نے ایک جلسہ عام میں اس مضمون کی
 تجویز پاس کی ہے۔ کہ پنجاب ہائی کورٹ کے جسٹس دیپ سنگھ
 نے کتاب "نگیلا رسول" کے پبلشر کی بریت کا جو فیصلہ صادر کیا ہے۔
 اس کو وہ فکر اور تشویش کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور گورنمنٹ سے
 استدعا ہے۔ کہ وہ اس فیصلہ کو منسوخ کر انہی کی کوشش کرے۔ جلسہ
 کے چیئرمین کی طرف سے تجویز کا مضمون بذریعہ تار ہزار کلسنی گورنر
 پنجاب کی خدمت میں بھیجا گیا ہے۔

دہلی ۱۱ مئی۔ اپریل میں جام نگر میں والیان ریاست کا
 ایک اجتماع ہوا۔ جس میں پٹیالہ کے حکمران خاندان کو بھی راجپوتوں
 کی برادری میں شامل کرنے کی رسم ادا کی گئی۔ اس تقریب پر نوانگر
 کے جام صاحب نے بیان کیا۔ کہ جام نگر گردی اور جیلیر کے
 قدیم تاریخی کاغذات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ پٹیالہ کے حکمران جیلیر
 کے حکمران خاندان کی اولاد سے ہیں۔ جام صاحب نے ہمارا ج پٹیالہ
 کو شہر کا پیالہ پیش کیا۔ جسے ہمارا ج موصوف نے لیا۔ دوسرے
 والیان ریاست اور سرداروں نے بھی یہ رسم ادا کی۔ اور اس کے
 بعد راجپوتوں کی طرف سے ضیافت دی گئی۔

کلکتہ ۱۲ مئی۔ کل سہ پہر کو کلکتہ میں ایک شدید طوفان
 آیا۔ جو ایک گھنٹہ سے زیادہ عرصہ تک رہا۔ اخبار ریسٹریٹ
 کی اطلاع ہے۔ کہ دو آدمی ڈوب گئے۔ اور ٹیلیفون کے ۱۷۰
 سے زیادہ تار ٹوٹ گئے۔ دریا میں موٹر کے جہازوں اور کشتیوں
 کو نقصان پہنچا۔

شملہ ۱۳ مئی۔ کرنل بیج۔ بی سینٹ جان مسٹریف
 ڈبلو جرائسن کی جگہ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ مقرر ہو گئے
 پٹنہ ۱۲ مئی۔ پٹنہ کے قریب درجہ گاؤں میں ہندوؤں
 نے مسلمانوں کے قبرستان کا ایک حصہ کھود کر بنیاد عمارت کی بنائیں
 رکھ دی تھیں۔ صدر کے تھریڈر نے ہندوؤں کو حکم دیا ہے۔
 کہ چوبیس گھنٹے کے اندر اندر انہیں اٹھائیں۔ اور قبرستان پر قبضہ
 جانے سے محترز رہیں۔ پولیس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ان احکام
 کے نفاذ کا خاص خیال رکھے۔

بڑودہ ۸ مئی۔ کل مسٹر ڈیڈیکار چیف جسٹس بڑودہ
 ہائی کورٹ پر مقدمہ کے دوران میں ایک شخص نے پتھر پھینکا۔ جسٹس
 موصوف نے حکم دیا ہے۔ کہ ملزم کے دماغ کا طبی الملاحظہ کیا جائے۔
 یہ شخص ذیجراست ہے۔

دس ہزار باشندگان بمبئی نے بمبئی کارپوریشن سے
 مسترد طور پر شکایت کی ہے۔ کہ نیاتاتی گھی کو اصلی گھی میں ملا کر
 فروخت کیا جاتا ہے۔ اور یہ ناجائز تجارت، روز بروز ترقی کر رہی ہے۔

جس سے صحت عامہ کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ کارپوریشن کو چاہیے
 کہ اس ناجائز تجارت کا افساد کرے۔

دارجلنگ ۱۳ مئی۔ روہنی کے باغ چائے میں ۱۱ مئی کو
 تیلیوں اور یورپین نیچر میں جھگڑا ہو گیا۔ ان تیلیوں نے بیشتر ہی
 کام چھوڑ رکھا تھا۔ جھگڑے میں انہوں نے یورپین نیچر کو زد و کوب
 کیا۔

آریہ سماج فتح آباد ضلع امرتسر کا سالانہ جلسہ
 ۱۳-۱۴-۱۵ مئی کو ہونے والا تھا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب
 امرتسر نے اس جلسہ کے بند کرنے اور آئندہ دو ماہ تک کوئی
 بھی پبلک میٹنگ نہ کرنے کا آرڈر دے دیا۔

لاہور ۱۳ مئی۔ مسٹر کبوسادات دونوں میں مسٹر اولگوی
 ڈپٹی کمشنر لاہور کی مدد کے لئے کارخانہ پر لاہور آئے ہوئے ہیں
 آپ ایڈیشن ڈپٹی کمشنر کی خدمات پر متعین ہیں۔

لاہور ۹ مئی۔ پنجاب مسلم لیگ اسکی کونسل نے اپنے
 اجلاس میں ۳ مئی کی رات کو بے گناہ مسلمانوں پر سکھوں کے
 ناگہانی حملہ پر دینی رنج اور مقتولین اور مجروحین کے وراثت سے
 ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے تمام جماعتوں کے رہنماؤں سے
 استدعا کی ہے۔ کہ وہ ان فسادات کا آئندہ کے لئے افساد کریں
 اور حکام سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ کربانوں کو تزیینات ہند کی
 دفعہ علیا میں شامل کریں۔ کیونکہ کربانوں کو ستنے ازار دینے سے
 خود قانون کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ اور آبادی کے غیر سکھ افراد
 اپنے بچاؤ کے قانونی حق سے محروم ہو جاتے ہیں۔ تجویز بالاتفاق
 منظور ہوئی۔

حیدرآباد ۱۳ مئی۔ اعلیٰ حضرت نظام نے لاہور کے اخبار
 گورو گھنٹان کا داخلہ اپنی ریاست میں اس لئے بند کر دیا ہے۔
 کہ اخبار مذکور نے اعلیٰ حضرت نظام اور آپ کی حکومت پر سخت
 بے جا نکتہ چینی کی تھی۔

لکھنؤ ۸ مئی۔ ہفتہ کو آدھی رات کے وقت شہر کی رقص گاہ
 کے ایک مجمع پر بم گرا۔ لیکن خوش نصیبی سے بم پھٹا نہیں۔ اس لئے
 کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ پولیس نے بم اپنے قبضہ میں کر لیا
 ہے۔ یہ قحطی سے عرصہ میں تیسرا حادثہ ہے۔

ممالک غیر کی خبریں

(تجزیہ)

ٹائیس نے سلطان عبدالقادر سلطان شہزادہ کی خبر کا
 شائع کیا ہے اور لکھا ہے اس کی جگہ ان کے چچا تخت پر بیٹھیں گے
 لندن ۱۱ مئی۔ بیٹ شہزادہ سوسائٹی کا بیان ہے کہ
 سوائے دو یا دوپوں کے باقی تمام شہزادے عملہ چین کے اندر وئی شہر میں سے

میں سے لے کر انہیں بھیجا گیا ہے۔ اور انہیں رنج و غضب پہنچایا گیا ہے۔